

## بجملہ تعالیٰ

یہ رسالہ ہدایت قبیلہ نافع عجاہ باطل و اہل باطل کی حقیقت کھولنے والا ہے کو  
جنگل گانے والا آفتاب کی طرح روشن بنانے والا اہل بطالت کے غدر و عاقل  
و لا طائل کو فی النار کرنے والا کتاب نفیس و جلیل و مبارک مسمیٰ بنام تاریخی



## حصہ اولیٰ

مولفہ حضرت مولانا مولوی ابوالبرکات آل الرحمن محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب

قادی برکاتی نوری و امت برکاتہم العالیہ

بصورت زرجاعت مبارکہ رضای مصطفیٰ بی

باہتمام جناب مولانا مولوی حاجی محمد حسین رضا صاحب مدظلہم

حسنی پرنٹری میں طبع ہوا

(فیض الحسن پرنٹرز)



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللهم لك الحمد على ان هديت ولك الحمد على ما اعطيت ولك الحمد  
على ما صنعت ولك الحمد على ما منعت يا رب الا ارباب ربنا  
لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة  
انك انت الوهاب ○ ربنا انك من ازغته بعد اذ هديته  
فقد اخزيته وما للظالمين من النصار ○ ربنا اننا سمعنا ضاذا  
ينادي للايمان ان امنوا بربكم فامتارينا فاغفر لنا ذنوبنا  
وكفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع الابرار ○ ربنا فصل وسلم وبارك  
عليه وعلى اله الا اطهار وصحبه الاخيار سبحنك ربنا فقتنا  
عذاب النار ○

مسلمانو۔ مسلمانو۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک پر  
قربانو۔ یہ ایک عجیب واقعہ ہے جسے کان رکھ کر سنو۔ فاعتبروا  
یا ولی الا بصار کے مصداق بنو۔ مقلب القلوب والا بصار سے ڈرو۔  
اضلہ اللہ علی علم سے خوف کرو۔ اواخر جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ  
میں مولوی ریاست علی خاں صاحب شاہجہاں پوری اعلیٰ حضرت قبلہ  
دامت برکاتہم کے یہاں آئے۔ اور اعلیٰ حضرت سے مولوی عبد الباری  
صاحب لکھنوی کے ملنے کی اجازت چاہی۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا مولوی  
صاحب اپنے اقوال کفر و ضلال و وبال و نکال سے توبہ فرمائیں تو میں خود



جا کر اُن سے ملوں گا اس پر مولوی صاحب موصوف گئے اور اُن سے ملکر  
 اُن کا یہ جواب لکھا جو کلمات یا افعال کفریہ مجھ سے جناب کے نزدیک  
 سرزد ہوئے اُن کو جناب تحریر فرمادیں اُن سب میں جن کلمات اور جن  
 شرائط سے جناب تحریر فرمائیں اُس طریق سے میں توبہ کے طبع کرادوں اس پر  
 اعلیٰ حضرت نے اُن کے ایک سو ایک اقوال جمع فرما کر ارسال فرمائے اور  
 اُن سے توبہ چاہی اور ساتھ ایک مفصل تحریر جس میں ہر قول پر حکم شرعی  
 کا بیان تھا ارسال فرمائی یہ تحریریں جناب مولانا مولوی حافظ حکیم نعیم الدین  
 صاحب و جناب مولانا مولوی حاجی ابوالعلا امجد علی صاحب مولوی احمد مختار  
 صاحب صدیقی میرٹھی و مولوی حافظ حشمت علی صاحب لکھنوی شہباز  
 جمادی الآخرہ میں لکھنؤ لیکر گئے۔ مولانا نعیم الدین صاحب اور مولانا امجد علی  
 صاحب کو دیکھ کر مولوی عبدالباری صاحب کا جو رنگ بدلا قابل تماشا تھا۔  
 کسی نے اگر گاندھی کو مہاتما کہا اس پر مولوی عبدالباری صاحب بہت  
 بگڑے اور کہا یہ لفظ سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے تم سے گاندھی نہیں کہا جاتا  
 ان حضرات علماء کرام سے کہا میں نے گاندھی کے منہ پر کھدیا ہے کہ ہم نے  
 تم سے ایسی استعانت کی ہے جیسے کلاب و خنازیر رکٹوں سوروں سے  
 کرتے ہیں میں نے ایک دفعہ نہیں کئی بار اُس سے کہا ہے اب چاہے وہ  
 کلاب و خنازیر کو نہ سمجھا ہو۔ ٹوپی کو گاندھی کہیپ کہنے پر بھی ناراض ہوئے  
 الحمد للہ یہ ہیبت حق تھی ورنہ مولوی عبدالباری صاحب خود اپنی تحریرات  
 میں گاندھی کو جابجا مہاتما لکھ چکے ہیں۔ بریلی کے ایک فتوے میں جو الہ شرح سنہ  
 امام شمس الائمہ رخصی یہ تحریر فرمایا تھا کہ دے ہوئے عاجز مقہور مشرک سے اس طرح  
 استعانت ہو سکتی ہے جیسی گتے سے جس کا بیان الحجۃ المومنین میں شرح



مولوی عبد الباری صاحب نے بھی اہل حق کے سامنے اُسی کا اتباع کیا اور  
فرمانا کہ میں نے اُس کے منہ پر بار ہا کہہ دیا ہے اگرچہ وہ کلاب و خنازیر کو نہ سمجھتا  
جیسا ہر عاقلان نیک می داند مگر کہاں یہ کیا کہ خنازیر خود بڑھا لیے۔ خنزیر  
بخس العین ہے اُس سے کوئی کام لینا کیسے روا ہو سکتا ہے خیر اصل مقصود  
ذکر پر مولوی عبد الباری صاحب نے تار و پیر مولوی ریاست علی خاں صاحب  
بلکہ انہوں نے اپنے سیاہ سفید کا سارا اختیار انہیں کے سر رکھا تھا  
انہوں نے تحریر مختصری اُس میں دلائل نہ تھے نہ تفصیل احکام تھی صرف اقوال  
اور اخیر میں توبہ کا ذکر تھا بعض جگہ مولوی ریاست علی خاں صاحب کو شبہ  
جناب مولانا مولوی نعیم الدین صاحب نے تحریر مفصل سنائی جس میں شبہ زائل  
کیے اور اب یہ کہا کہ مولوی عبد الباری صاحب کے صرف اقوال کفر پر چھانٹ  
دیے جائیں مولوی سلامت اللہ صاحب فرنگی محلی پہلے تو اپنے اہالی میں بہت  
گرم ہوئے تھے پھر انہوں نے بھی یہی کہا کہ مولوی عبد الباری صاحب کے کفر  
چھانٹ دیجیے وہ توبہ کر لیں گے۔ مولوی ریاست علی خاں صاحب نے اسی  
مضمون کا خط اعلیٰ حضرت قبلہ کو لکھا اور اُس میں مولوی عبد الباری صاحب  
کا یہ بیان تحریر کیا۔ نہ معلوم اس تحریر میں ایک سو ایک میرے کفریات ہیں  
یا کچھ کفریات اور کچھ حرام اور کل میرے ہیں یا بعض اور شرکاء کے اس پر یہاں سے  
یہ جواب گیا وہ ایک سو ایک اقوال صرف مولوی عبد الباری صاحب کے  
ہیں اُن میں کوئی لفظ دوسرے کا نہ لیا تو جس طرح کفر سے فرض ہے یو ہیں غفلت  
سے یو ہیں معصیت سے معذرت بہت معاصی بعد اختلال سلک کفر ہی میں منسلک  
ہو جاتے ہیں نہ کہ ضلالت نہ کہ بروجہ استخوانات۔ اس پر مولوی ریاست علی خاں  
صاحب ۱۵۔ رجب ۱۳۹۹ھ کو اپنا تفسیر خط لیکر خود آئے جس میں مولوی عبد الباری



صاحب کا حاصل جواب یہ ہے کہ مجھ کو نہ کفریات سے توبہ کرنے میں انکار ہے  
 یہ ضلالت و معصیت سے جملہ کفر و شرک و معاصی سے توبہ کو فرض عین جانتا  
 ہوں مختصر یہ کہ میں جیسی آپ فرماویں ویسی ہی توبہ کرنے کو تیار ہوں مولوی  
 ریاست علی خاں صاحب نے معاصی میں تفریق چاہی کہ وہ اپنے گھر میں  
 کچھ بھی گناہ کرتے ہوں اُن سے کیا بحث ہے اعلیٰ حضرت قبلہ نے فرمایا  
 میں نے اُن کے وہی معاصی ذکر کیے ہیں جو حالات حاضرہ سے متعلق ہیں اور  
 جن سے عوام پر ضرر ہے مولوی صاحب نے کہا کہ ہاں یہ حد مقرر ہو ہی۔

حضرت اُن کے کفریات و ضلالات و محرمات الگ الگ چھانٹ دیں اعلیٰ حضرت  
 قبلہ نے فرمایا مولوی صاحب وہ تو چھنٹے ہوئے ہیں میری مفصل تحریر جو اُس پر  
 مختصر کے ساتھ تھی اُس میں ہر ایک کا جدا حکم لکھا ہے مولانا مولوی نعیم الدین صنا  
 کے یاد دلانے پر کہ وہ مفصل تحریر میں نے جناب کو پڑھ کر سنائی تھی مولوی صاحب  
 موصوف کو یاد آئی پھر کہا تینوں قسمیں جدا جدا فرما دیجیے اعلیٰ حضرت نے فرمایا  
 جناب خود ہی اُس مفصل تحریر سے چھانٹ لیں جس طالب علم کو دیجیے وہ  
 چھانٹ لیگا کہا حضرت ہی چھانٹ دیں اس خط سوم میں کہ قلم مولوی ریاست علی خاں  
 صاحب کی تھی اور زبان مولوی عبدالباری صاحب کی بہت کچھ اعتراض کے  
 پہلو تھے جن کے دندان شکن جواب تحریر فرمائے گئے اور اُن کی اخیر ضد پوری  
 کرنے کے لیے ایک متوسط تحریر فرمائی جس میں ہر قول کا حکم جدا گانہ تھا یہ دونوں  
 تحریریں ۱۴ شعبان کو بصیغہ رجسٹری رسید طلب براہ راست مولوی عبدالباری  
 صاحب کو مرسل ہوئیں اور انھیں پندرہ دن کی مہلت دی گئی کہ ۱۹ شعبان  
 روز جمعہ تک جواب آجائے ۱۹ شعبان گزری شعبان پورا گزرا رمضان  
 مبارک کی اتنی تاریخیں گزریں جواب نہ جب نہ اب اور دیں تو کیونکر نہ جواب



کی طاقت نہ توبہ کی توفیق و ماییدی الباطل و مایعید اب ہم توفیق  
 تقائے وہ تمام خطوط اور یہ متوسط تحریر اور ہر موقعہ پر تحریر مفصل میں جتنے  
 دلائل تھے وہ ملاحظہ مسلمین کے لیے شائع کرتے ہیں۔ اہل ایمان و انصاف  
 جو حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا خاتم النبیین جانتے اور  
 حضور کی شریعت مطہرہ کو ابدی ناقابل نسخہ مانتے ہیں اللہ و رسول کی طرف  
 متوجہ ہو کر بہ نگاہ انصاف یہ کہ مولوی عبد الباقی صاحب کے یہ اقوال  
 دین متین و شرع مطہر کے صریح مخالف ہیں یا نہیں۔ ان سے توبہ شائع کرنا ان پر  
 فرض قطعی ہے یا نہیں تین تین بار توبہ کے محکم وعدے کر کے پھر جانا کیا معنی  
 رکھتا ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ہم پھر عرض کرتے  
 ہیں اور بہت منت سے کہ ابھی دروازہ توبہ کھلا ہے اذا قیل له اتق  
 اللہ کے جواب میں اخذتہ العزۃ بلا لنت تحت بلا ہے باطل سے رجوع  
 اور حق کے لیے انفیاد عیب نہیں بلکہ باطل پر اصرار ہی سخت عیب و عار و  
 موجب نار و غضب جبار اللہ کے نزدیک مردود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کے نزدیک مردود مسلمانوں کے نزدیک مردود اور توبہ و قبول  
 حق اللہ عزوجل کے نزدیک محمود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 نزدیک محمود مسلمانوں کے نزدیک محمود اور اسی سے عاقبت مسعود  
 واللہ غفور ودود و صلی اللہ تعالیٰ وسلم و بارکے علی  
 صاحب المقام المحمود مالک الخوض المورود و علی آلہ و صحبہ  
 و المومنین السعد علی التائبین و الخلود۔



# خط اول مولوی ریاست علی خاں صاحب حامداً و مصلیاً

از فقیر محمد ریاست علی بجای خدمت والا مرتبت مخدومی مکر می جناب مولوی  
احمد رضا خاں صاحب دام مجدہم

بعد سلام مسنون نیاز مشحون عرض آنکہ جملہ کلمات مقدمہ جناب عالی کے  
بملا جناب مولوی عبدالباری صاحب کے نقل کیے انہوں نے جواب یہ  
عطا فرمایا کہ جو کلمات کفریہ یا افعال کفریہ مجھ سے جناب کے نزدیک سرزد  
ہوئے اور ظہور میں آئے ہیں ان کو جناب تحریر فرما دیں ان سب میں جن  
کلمات اور شرائط سے جناب تحریر فرمائیں اس طریق سے میں توبہ کر کے طبع  
کر ادول اور نیز وہابیہ وغیرہ مخالف دین کی معیت کو اس صورت میں ترک  
کر دوں کہ جناب اس اصل مقصود میں شرکت و معاونت فرمائیں اور خاں  
جناب ہی کے جلسے میں شریک ہونا ضروری سمجھا جائے گا نہ وہابیہ اور  
ہنود کے جلسہ میں پس اب فقیر کی رائے ناقص یہ ہے کہ جناب عالی مولوی  
عبدالباری صاحب کے افعال اور الفاظ کفریہ تحریر فرما دیں تاکہ ان کے  
پاس بھیج دیے جائیں اور وہ اس پر تعمیل فرما دیں اور جناب عالی کی خدمت  
میں ارسال کر دیا جاوے تاکہ جناب عالی بھی اس توبہ کے الفاظ کو ملاحظہ فرمائیں  
اور پھر اس کو طبع کروا دیا جاوے۔

برقیہ فقیر محمد ریاست علی کان لہ اللہ القوی

۲۶ جمادی الاولیٰ یوم یکشنبہ ۱۳۳۹ھ

اسی کے جواب میں مختصر و مفصل دونوں تحریریں ارسال فرمائی گئیں جن پر  
یہ دوسرا خط آیا۔



## خط دوم مولوی ریاض علی خاں صاحب حامد او مصلیاً

از فقیر محمد ریاض علی بخدمت فیضد رحمت عالی مراتب والا منقلب نام مجید  
بعد سلام مسنون آنکہ فقیر نے ایک عریضہ بنام مولوی امجد علی صاحب ارسال  
کیا تھا غالباً پہنچا ہوگا۔ آج مولوی مختار صاحب کا کارڈ نازل ہوا اس کے  
مضمون سے اطلاع ہوئی۔ فقیر واسطے جانے بریلی کے جمعہ کی نماز پڑھ کر  
ایک بجے اسٹیشن پر گیا معلوم ہوا کہ آج کوئی گاڑی بریلی کی جانے والی نہ ہوگی  
ڈاک گاڑی میں شک ہے اس وجہ سے فقیر مکان واپس گیا بریلی جانے کو  
فسخ کیا اب غور کیا تو بریلی کے جانے کی ضرورت نہیں معلوم ہوئی مولوی  
عبدالباری صاحب نے جو جناب والا کی تحریر کو ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ اس  
تحریر میں مجھے تردد ہے یہ تفصیل طلب ہے نہ معلوم کہ اس تحریر میں ایک سو  
ایک میرے کفریات ہیں یا کچھ کفریات اور کچھ حرام اور ناجائز باتیں ہیں اور  
کل یہ کفریات یا محرمات میری طرف منسوب ہیں یا بعض میری طرف منسوب  
ہیں اور بعض اور شرکار جلسہ کی طرف وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ لکھا یا تھا کہ  
جو میری طرف کفریات ہوں ان سے اطلاع فرمائی جائے میں بالیقین  
توبہ کرنے کو جس شرائط سے کہ جناب چاہیں میں تیار ہوں غالباً تو یہی امر  
ہے کہ اس کے جواب میں جناب نے یہ ایک سو ایک کفریات فقیر کے  
ظاہر فرمائے ہونگے کچھ اس میں حاجت استفسار کی نہیں مگر احتیاطاً استفسار  
ہے کہ یہ جملہ ایک سو ایک میری کفریات ہیں یا اسمیں کچھ فرق لہذا فقیر کی  
رائے ناقص ہیں یہ آتا ہے کہ فقیر کی بالفعل بریلی حاضر ہونے کی حاجت  
نہیں صرف جناب یہ تحریر فرمادیں کہ ان ان کفریات سے توبہ کرنا چاہیے



دہ جتنے الفاظ یا افعال کفریہ ہوں پھر تکلیف نہ کر بلا تحریر و دلیل ارقام فرما کر  
فقیر کو ارسال فرمادیں وہ میں مولوی عبدالباری صاحب کو روانہ  
کر دوں گا کہ اتنی کفریات سے آپ کو علانیہ توبہ کرنا چاہیے کچھ میری جانے  
کی لکھنؤ کے بھی حاجت نہیں معلوم ہوتی آئندہ جو جناب والا کی رائے  
لفظ اور نیز بار بار آمد و رفت میں خرچ کا بھی تحمل نہیں اور نہ اب اس کی  
ضرورت معلوم ہوتی مدعا فریقین کا ظاہر ہو گیا اب کارروائی باقی ہو  
اگر صفائی مابین ہو جائے تو نہایت ہی انسب بلکہ واجب ہے اور  
وہ توبہ کرنے کو تیار ہیں۔ ارشاد بھماں پور۔

سورخہ ۲۵۔ جمادی الثانی یوم یک شنبہ المخطی محمد ریاست علی کان لہ اللہ القوی  
اس کے جواب میں یہ مفاوضہ عالیہ روانہ فرمایا گیا۔

پہلا مفاوضہ عالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بگرامی ملاحظہ جناب والا مناصب بالا مراتب زید کریم۔ و علیکم السلام۔  
وہ ایک سو ایک اقوال صرف مولوی عبدالباری صاحب کے ہیں  
ان میں کوئی لفظ دوسرے کا نہ تھا۔ توبہ جس طرح کفر سے فرض ہے یو ہیں  
ضلالت سے یو ہیں معصیت سے۔ توبہ کے لیے صرف کفر پر اختصار ضلالت  
و معصیت پر اصرار ہی مولیٰ عزوجل نے واذ اقبل لہ اتق اللہ اخذتہ  
العزة باللائم فرمایا ہے نہ کہ بالکفر۔ معذرت بہت معاصی بعد استحلال سلاک  
کفر ہی میں منسلک ہو جاتے ہیں نہ کہ ضلالت نہ کہ بوجہ استغانات۔ حق حق  
گزارش ہی ہرگز مولوی صاحب پر تفریح و تشبیح کا ارادہ نہیں بلکہ صرف دُ



مقصود دونوں کمال محمود اول خود لوی صاحب کی خیر خواہی خصوصاً  
یوں کہ اُن کے والد ماجد سے مراسم برادرانہ تھے۔ ووم یہ امید کہ اُن کا  
ہدایت پاتا الشار اللہ الخیرین ہزاروں کاراہ ہدایت پر آنا ہو گا کہ فی  
سقوط العالم سقوط العالم۔ کیا اچھا ہو کہ مولوی صاحب اُس  
مختصر پرچے کو قبول کر کے بعد مہر و دستخط شائع فرمادیں۔ ہاں اُن ایک  
ایک میں جو بے غائلہ ثابت ہو جائے میں اُسے کم کرنے کو تیار ہوں مگر  
انصاف ملحوظ رہے دور از کار تاویلات مکارہ میں ہوتی ہیں یہ میں نے  
خیر خواہانہ پیش کیے ہیں نہ مخالفانہ کہ جواب میں تعصب و ضد کی حاجت  
ہو جو انصافاً صحیح ہے قبول حق اللہ و رسول و مسلمان کے نزدیک فضل  
صریح ہے یوں بناوٹ کو کہاں گنجائش نہیں ہوتی تمثیلاً ایک بات  
عرض کروں نہ اعتراضاً عبد الماجد کے اشد کفر آپ نے خود ملاحظہ فرما  
اُس کی نسبت مولوی صاحب نے چھاپا کہ ہم نے خوب تحقیق کر لیا  
اُس میں کوئی بات کفر کی نہیں مفتیوں نے کھینچ تان کر کفر لگا کے ہیں  
جب یہاں سے اُس تحقیق کا مطالبہ ہوا تین رجسٹریوں کے بعد یہ جواب  
آیا کہ ہم نے اُس سے پوچھا تو نے کوئی کفر کیا ہے اُس نے کہا نہ۔ بس  
اتنی تحقیق ہمیں بس تھی۔ ملاحظہ ہوا سے اُس خط کے مضمون سے کس درجہ  
بعد کلی ہے۔ پھر آپ سے یہ فرما دیا کہ ہم نے بریلی لکھ بھیجا تھا کہ عبد الماجد  
نے توبہ کر لی کفر زائل ہو گیا یہ اُس تحریر خط کا صریح مناقض اور طرفہ یہ کہ  
محض خلاف واقع ہے یہاں آیا ہوا خط محفوظ ہے اُس میں وہی ہے  
جو میں نے اُس کا خلاصہ لکھا ذکر توبہ کا ایک حرف بھی اُس میں نہیں  
ایسی تاویلات نہوں۔ سنا گیا کہ جمعیتہ العلما کی مستقل صدارت



وہابیہ کسی دیوبندی کو دینا چاہتے ہیں یہ اسلام پر اور بھی اشد ہوگا۔ مولوی  
عبدالباری صاحب خود کیوں نہیں اس کے مستقل صدر ہوئے کہ بہ نسبت  
وہابیہ پھر ہم سے قریب ہو گئے اور اسلام پر ان کا سافتنہ و صدرہ ہوگا میری یہ  
گزارش بھی مولوی صاحب تک پہنچا دیجیے والسلام

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ غرہ رجب المرجب ۱۳۳۹ھ

خط سوم شاہجہا پوری صاحب

حامد او مصلیا

از فقیر محمد ریاست علی بخدست شریف معظم و محترم جناب مولوی احمد رضا خان صاحب  
زاد کریم۔ بعد سلام نیاز انضمام آنکہ مولوی عبدالباری صاحب کو تحریر مبارک  
سے اطلاع دی گئی جو اب یہ فرمایا کہ مجھ سے اول تو کفریات سے توبہ کرینی  
ٹھہری تھی نہ ضلالت اور محرمات سے اور اسی مضمون کا خط مولوی  
ریاست علی خاں سے جناب کی خدمت میں لکھوا دیا گیا تھا جناب نے  
اس کو قبول فرمایا اس وقت جناب نے یہ نہیں فرمایا کہ توبہ کفریات اور  
جملہ ضلالت اور محرمات سے بعلا نیہ میرے سامنے یا جامع میں کرنا پڑیگی  
بلکہ جناب نے اسی بنا پر ایک سو ایک کفریات چھانٹ کر مولویان صاحب  
کے ساتھ میرے پاس روانہ فرمائے میں نے پھر بھی اقرار کیا کہ میں کفریات سے  
توبہ کروں گا مگر مجھ کو تردد پیدا ہوا کہ کلمات اور افعال سب کے سب ایکسو  
ایک کفریات ہیں یا محرمات بھی ہیں اور یہ جملہ کفریات صرف میری طرف  
نسوب ہیں یا نہیں اور جو نکتہ میں نے بالفعل کفریات سے توبہ کرنے کا اقرار  
کیا ہے لہذا کفریات لکھ دیے جائیں میں انشاء اللہ تعالیٰ توبہ کروں گا۔  
اب نے اس کے جواب میں یہ تحریر فرمایا توبہ جس طرح کفر سے فرض ہے



اسی طرح ضلالت سے یوہیں معصیت سے۔ توبہ کے لیے صرف کفر پر  
اقتضار ضلالت اور معصیت پر اصرار ہی مولے عزوجل نے واذاقیل  
لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فرمایا ہے نہ کہ بالکفر تو جواب اس کا  
یہ ہے کہ مجھ کو نہ کفریات سے توبہ کرنے میں انکار ہے اور نہ ضلالت اور  
معصیت سے توبہ کرنے میں استکبار اور نہ قصد اصرار اور یہ جو آیت کریمہ  
جناب نے میرے بارے میں لکھی ہے استفسار کفریات کے جواب میں  
توبہ آیہ کریمہ منافق کے باب میں وارد ہے کہ وہ اخنس ہیکذا فی التفاسیر  
اور نیز مدارک میں ہے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ادالباع للسبب ای اخذتہ  
العزۃ من اجل الاثم الذی فی قلبہ وهو الکفر انتہی گو انحصار  
کفر کا نہ سہی لیکن منافق کے باب میں تو نازل ہوئی ہے۔ بہر حال ایک  
فرو منافقت کی بھی بڑھائی گئی کہ میں مصداق منافقت بھی ٹھہرا حالانکہ  
منافقت سے توبہ کرنے کی بھی شرط جناب نے نہیں لگائی تھی اور ممکن ہے  
کہ کوئی اور فرو بھی بڑھائی جائے لہذا میں اول اہم امر سے توبہ کرنے کو  
تیار ہوں کہ وہ کفریات ہیں ان کی افواہ سے اللہ آپ جلد اطلاع فرمائیں کہ  
کفر کی حالت میں ایک ان بھی رہنا قبیح تر ہے ورنہ میں اپنی کفریات  
کوئی نہیں جانتا میں اپنے آپ سے اپنے کفر کا اقرار کیوں کروں میں توبہ کہتا  
ہوں انا المؤمن حقاً آپ مجھ کو میری جملہ کفریات خیر فرمادیں پھر میں  
اپنی کفریات سے بلا شک توبہ کر لوں گا اور کونسا ایسا مسلمان ہوگا کہ جس کو  
توبہ کرنے کفریات سے انکار ہوگا مگر کفریات معلوم بھی تو ہوں کہ وہ کون  
کون سے ہیں اور کن کن سے توبہ کرنا مجھ کو لازمی ہے کہ ویسی ہی اپنے آپ کو  
کافر تسلیم کر لوں دوسری یہ کہ محرمات اور معصیت میری بہت زیادہ اس



ہیں کہ ان کا اعاطہ کیا جاوے میں ان سے توبہ کرتا ہوں اور ان سے بھی  
 میں توبہ کرنا فرض عین سمجھتا ہوں لیکن میں ہنوز توبہ پر چمنے کی سب گناہوں پر فتوہ  
 قدرت نہیں رکھا ہر چند کہ میخو اہم کہ معصیتی نہ کینم لیکن سبب نافرمانی تو  
 عجز و انکسار آمدہ و بس گو جناب کل اوامر پر عمل کرنے کی قدرت اور جملہ  
 منہیات سے بچنے کی قدرت رکھتے ہوں لیکن میں نہیں رکھتا البتہ توبہ ضرور  
 کرتا ہوں اور جملہ کفر اور شرک اور محاصی سے توبہ کرنے کو فرض عین جانتا ہوں  
 اور جھوٹی توبہ آپ کے خوش کرنے اور دکھانے کو میں پسند نہیں کرتا یہ وجہ  
 میری معصیت سے توبہ نہ کرنے کی آپ کے سامنے یا بالعلانیہ پڑتی ہے  
 نہ لغو ذبالہ تکرار و افت جیسا کہ آپ نے سمجھ لیا اور مصداق آیت کریمہ  
 مسطورہ کا ٹھہرا دیا تیسری یہ کہ جناب نے باوجود کافر سمجھنے میرے کے  
 فتوے میرے واسطے جمعیت علماء کرام کا صدر بنانے کا دیا ہے تو نہ معلوم  
 یہ کونسی شریعت کا فتویٰ ہے کہ باوجود کافر اور منافق اور فاسق جاننے کے  
 مجھ کو صدر علماء کرام کا بنایا جاوے مختلف یہ ہے کہ میں جیسے آپ فرماویں  
 ویسے ہی توبہ کرنے کو تیار ہوں مگر ایک کام کو کہ فرض عین ہے اور جمہور علماء  
 کا قبول کیا ہوا اور سواد اعظم اس پر قائم ہے وہ یہ کہ سلطان روم اور اہل روم  
 کفار سے مغلوب ہو گئی اور یہ ظلمہ چاہتی ہیں کہ اہل اسلام کا استیصال کر دیا جاوے  
 اور اسلام کو روئے زمین سے مٹا دیا جاوے جس کی امداد جانی اور مالی سے  
 کرنا جمہور علماء نے فرض اہم سمجھا ہے اور حتی الامکان معاونت فرما رہے ہیں  
 آپ پر بھی لازم اور فرض ہے کہ آپ امداد مالی اور لسانی اور تحریری وغیرہ سے  
 شرکت فرمائیے اور اگر بالفرض ہماری توبہ شکنی بھی کسی وقت خدا نخواستہ  
 کسی امر سے پائی جائے تو آپ اپنے فرض پر قائم رہیں اور کسی وجہ سے

یعنی اللہ  
 غرض

نہ لغو ذبالہ تکرار و افت جیسا کہ آپ نے سمجھ لیا اور مصداق آیت کریمہ  
 مسطورہ کا ٹھہرا دیا تیسری یہ کہ جناب نے باوجود کافر سمجھنے میرے کے  
 فتوے میرے واسطے جمعیت علماء کرام کا صدر بنانے کا دیا ہے تو نہ معلوم  
 یہ کونسی شریعت کا فتویٰ ہے کہ باوجود کافر اور منافق اور فاسق جاننے کے  
 مجھ کو صدر علماء کرام کا بنایا جاوے مختلف یہ ہے کہ میں جیسے آپ فرماویں  
 ویسے ہی توبہ کرنے کو تیار ہوں مگر ایک کام کو کہ فرض عین ہے اور جمہور علماء  
 کا قبول کیا ہوا اور سواد اعظم اس پر قائم ہے وہ یہ کہ سلطان روم اور اہل روم  
 کفار سے مغلوب ہو گئی اور یہ ظلمہ چاہتی ہیں کہ اہل اسلام کا استیصال کر دیا جاوے  
 اور اسلام کو روئے زمین سے مٹا دیا جاوے جس کی امداد جانی اور مالی سے  
 کرنا جمہور علماء نے فرض اہم سمجھا ہے اور حتی الامکان معاونت فرما رہے ہیں  
 آپ پر بھی لازم اور فرض ہے کہ آپ امداد مالی اور لسانی اور تحریری وغیرہ سے  
 شرکت فرمائیے اور اگر بالفرض ہماری توبہ شکنی بھی کسی وقت خدا نخواستہ  
 کسی امر سے پائی جائے تو آپ اپنے فرض پر قائم رہیں اور کسی وجہ سے



ہمارے شریک ہو کر کام کو انجام نہ دے سکیں تو اپنا جلسہ علحدہ منعقد فرما کر  
 تلقین اور عمل فرض عین فرماتے رہیں اور حتی الاسکان جد و جہد جو فرض اور  
 ضروری ہے فرماتے رہیں اور سواد اعظم اور جمہور علماء کے اختلاف کو ترک اور  
 وعیداً تبعوا سواداً اعظماً فانہ من شد شد فی النار کو ملحوظ خاطر  
 رکھیں اور صرف دعا کی آڑ سے اس فرض سے سبک دوشی نہ اختیار فرمادیں  
 کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ  
 اجمعین آپ سے زیادہ مستجاب الدعوات تھے بایں ہمہ اس فرض اہم کو  
 صرف دعا پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے یا بھائی یا جہاد  
 الکفار والمنافقین واغلظ علیہم کا امر فرمایا اور لاکھوں صحابہ کرام نے  
 جانیں اس کوشش میں سپرد کیں، علاوہ اس کے اپنے وقت پر وقتاً مجملہ  
 مسلمین نے۔ الغرض میں تو توبہ کی تحریر مع دستخط و مہر شائع کروادوں اور  
 آپ اللہ مسلمانان روم کی معاونت اور اسلام کی امداد جس طرح کہ شرع میں  
 ضروری اور فرض ہے جان اور مال سے تحریر اور تقریر سے جس طرح کہ  
 جمہور مؤمنین کر رہے ہیں فرماتے رہیں اور اس اپنے سعادہ پر آپ اپنے  
 دستخط و مہر فرما کر شائع فرمادیں اور تا وقتیکہ مقصود حاصل نہ ہو اس سعی کو  
 مع اپنے احباب اور مخلصین اور معتقدین کے جاری رکھیں اسی میں خداوند  
 کریم کی اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے اور میں  
 اور نیز تمام علماء کرام اسی سے راضی ہیں۔ و بس فقط  
 اس خط پر یہ صحیفہ قدسیہ امضا فرمایا گیا۔

دوسرا صحیفہ قدسیہ

بکرامی ملاحظہ مکرم ذی الکرم جناب مولوی ریاست علیخاں صاحب زید کریم



علیکم السلام ورحمۃ اللہ علیہ (۱) میرے نزدیک یہ کوئی اہم بات نہیں کہ کفریات  
 و منکرات و محرمات جدا جدا کر دیے جائیں یہ میری تحریر مفصل سے  
 حاصل ہے اس کے لیے تو یہ کیوں رکے تین فرستیں بنانے میں ایک  
 بدالفہم حائل ہے بعض اقوال کفر و ضلال و حرام صحت و بیاتین احتمالات  
 میں دائر ہو گئے کہ اس صورت پر کفر اس پر ضلال اس پر حرام اور واقع ان میں  
 سے ایک ہی ہوئی اب اگر انہیں ایک ہی فرست میں رکھیں باقی صورت  
 یا صورہ جائیں گی اور ممکن کہ واقع وہی متروک ہو تو نا واقع سے توبہ ہوئی  
 اور واقع نہ ہوئی اور اگر ہر فرست میں رکھیں تو ایک کے دو یا تین قول  
 ہو جائیں گے ایک سو ایک سے عدد بہت بڑھ جائے گا اور بلاوجہ بڑھیکا  
 اور بہر حال غیر واقع سے توبہ کا الزام ہوگا جو بے معنی ہے لہذا فرست یوں  
 رہے اور جس امر میں شبہ پڑے میرا مضمون مفصل موجود ہے (۲) اعتبار  
 عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا کریمہ اخنس ہی پر و نہیں بلکہ ہر مصر  
 برائتم بعد الاستثناہ پر توبہ فرمانا کہ انحصار کفر کا نہ سنی لیکن منافق کے باب  
 میں تو نازل ہوئی ہے میں مصداق منافقت بھی ٹھہرا عجیب ہے۔  
 (۳) اخنس کا نفاق یقیناً کفر تھا کفر میں انحصار حکم خود نہ مان کر پھر اپنے  
 آپ کو مصداق نفاق نازل خبیہ الکریمہ ٹھہرانا سخت عجیب ہے (۴)  
 آیت میں لفظ اثم مطلق ہے نہ کہ خاص نفاق اسی کی تفسیر میں مفسرین  
 نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ ارشاد ذکر کیا ہے  
 کہ سخت گناہ ہے کہ آدمی سے اس کا بھائی اتق اللہ کہے اور وہ جواب  
 دے کہ علیک بنفسک تفسیر ارشاد العقل دیکھیے انھوں نے اثم کی تفسیر  
 الفساد و التفاق کی ہے تفسیر کبیر میں وجہ اول یہی رکھی کہ ذلک الاثم



هو ترك الا التفات الى هذا الواعظ وعدم الا صغاء اليه  
اور وجہ دوم میں بھی صرف کفر نہ لیا بلکہ جہل و عدم النظر فی الدلائل بھی۔  
معالم التنزیل میں اثم کو ظلم سے تفسیر کیا اور وجہ دوم کو بصیغہ ضعف و تمہین  
بیان فرمایا کہ وقیل معناه اخذته العزاة للاثم الذی فی قلبه  
(۵) مدارک ہی کو دیکھیے آپ نے جو عبارت نقل کی وہ اُنھوں نے  
مؤخر رکھی ہے متصل کی مقدم عبارت آپ نے چھوڑ دی کہ حملتہ النخوة  
وحیمتہ الجاہلیۃ علی الاثم الذی یخفی عنہ والزمتہ ارتکابه  
دیکھیے ایک تو مطلق اثم لیا جس سے منع کیا جائے ثانیاً بعد نہی اُس کا  
ارتکاب بتایا یہ نفاق پر کیونکر صادق کہ وہ قطعاً سابق (۶) لاجرم یہ فرمانا  
کہ ایک فرد منافقت کی بھی بڑھائی گئی محض غصہ ہے (۷) یہ اور بھی  
عجب ہی کہ منافقت سے توبہ کی بھی شرط جناب نے نہیں لگائی تھی  
اگر آپ کے نزدیک منافقت بھی ہے تو کیا وہ کفریات سے خارج  
ہے جن سے توبہ مشروط و موعود تھی (۸) فرمایا ممکن ہے کہ کوئی اور فرد بھی  
بڑھائی جائے آپ اطمینان رکھیں توبہ لینے کے لیے کوئی شے کفر و  
ضلال و محیبت سے باہر نہ بڑھے گی (۹) انا المؤمن حقاً کا حصر کہ ضرور  
آپ ہی مسلمان ہیں اگرچہ اُس خط کے جو آپ نے حضرت حامی سنت  
ماہی بدعت حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ سید محمد میاں صاحب  
دامت برکاتہم کو لکھا تھا جس میں تمام مسلمانان عالم کا اسلام محض برائے نام  
بتایا تھا بلحاظ دیگر مسلمین منافی نہیں مگر خود آپ کے لحاظ سے ضرور منافی ہے  
اُس میں آپ نے اپنے نفس کو بھی صراحتاً صرف نام کا مسلمان بتایا تھا اور  
یہ کہ آپ کو کافر سے کچھ وجہ امتیاز نہیں پھر آپ مومن حق کیسے ہو سکتے ہیں



نہ کہ آپ ہی مومن حق ہوں (۱۰) نہ میں نے ادعائے عصمت یا حفظ کیا تھا  
 نہ آپ سے محفوظ بننے کی خواہش کی وہ گناہ کہ ان کارروائیوں میں ہوتے  
 ہیں اور عوام اُن میں آپ کے مقلد بن رہے ہیں اُن سے توبہ کو کہا تھا (۱۱)  
 علمائے کرام کا لفظ تو آپ نے بڑھا لیا میں کسی طرح وہابیہ و دیوبندیہ و اثنائیں  
 و اتباع کو کرام نہیں کہہ سکتا نہ جب تک آپ سچے ثابت ہوں علمائے کرام پر  
 آپ کی صدارت چاہوں (۱۲) اُن علماء مصادیق اُضلہ اللہ علی علمہ  
 پر آپ کی صدارت کی وجہ خود اس میں عرض کر دی تھی کہ بہ نسبت وہابیہ  
 پھر ہم سے قریب ہونگے اور اسلام پر اُن کا سافتنہ و صدمہ نہوگا یعنی  
 شر اہوں من شر (۱۳) یہ بھی غلط ہے کہ باوجود کافر اور منافق جاننے  
 کے منافق کا حال اوپر معلوم ہو لیا اور کفریت قول کا فریت قائل نہیں آکا  
 فرق نہ کرنا عجیب (۱۴) ایسے علماء کو سواد اعظم اور اُن کے مخالف کو شد  
 فی النار کا مصداق بتانا خود غلو فی الدین و افتراء علی الدین ہے (۱۵)  
 بفرض باطل اگر وہ مجمع سنی بھی ہوتا تو مشرکین سے واد و اتحاد حمایت  
 میں اُن پر اعتماد اُن سے استعانت و استمداد اُن کی غلامی و انقیاد جو  
 یہ مجمع کرتا اور عوام سے کر رہا ہے اس کے بعد سنی نہ رہتا ولوا عجبا  
 کثرة الخبیث کیا ان کفریات و ضلالت و محرمات میں اتباع فرض ہی  
 اور مخالف فی النار۔ حاشا بلکہ شرعاً وہی اور اُن کا متبع شد فی النار کا  
 سزاوار (۱۶) بفرض باطل اگر وہ مجمع سنی ہی رہتا جن میں اکثر مجاہد و  
 ناقصین و قاصرن ہیں تو آجکل کے چند ہندیوں کا قول و عمل حجت شرعیہ  
 ہونا اور وہ بھی ایسی کہ مخالف جہنمی یہ شریعت پر اشد افتراء ہے (۱۷)  
 یہ کونسا مسئلہ عقائد کا ہے فرعیات میں دیکھیے ہر امام نے کسی نہ کسی



قول میں جمہور کا خلاف کیا ہے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدت زمانہ  
 میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحلیل متروک التسمیہ عہد میں امام  
 مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ طہارت وحل سور کلب میں امام اہل  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابطال وضو بفضل زن میں خلاف جمہور میں  
 علیہ شذ فی النار وہ ہے جو معاذ اللہ ان کو شذ فی النار بنائے  
 (۱۸) ذرا آٹکھ کھولے کتنی بار تحریر اور تقریر اشاع کر دیا ہے کہ مخالف  
 ان کفریات و ضلالات سے ہے نہ کہ امداد سلطنت اسلام سے تو اس  
 میں مخالف بنا کر شذ فی النار کا الٹا صیغہ کیسا شدید مکارہ ہے (۱۹)  
 اسے فرض عین کہنے کا شرع سے ثبوت بھی دیکھیے گا ۱۴م تقولون علی اللہ  
 ما لا تعلمون ○ (۲۰) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ  
 کرام نے دعا ہی پر اکتفا فرمائی جب تک حکم جہاد نہ تھا ہمیں بھی حکم جہاد نہیں  
 آپ خود مان چکے ہیں دیکھیے اپنا رسالہ ہجرت صفحہ ۲۴ و صفحہ ۲۲ و صفحہ ۲۱  
 حتی کہ صفحہ ۵ پر ہے جدال و قتال کو اس وقت اعانت بال کو مسلمانان  
 ہند پر فرض نہیں سمجھتے بوجہ عدم استطاعت صفحہ ۸ پر ہے جب مصطفیٰ  
 کمال پاشا اور ان کے رفقا کی قوت فنا ہو جائے اس وقت ہمارا فرض  
 ہو گا کہ مدافعت کریں لوگوں میں جوش پیدا کریں قطع تعلق سے کام لیں  
 سودیشی کی تحریک میں حصہ لیں تو آپ کے نزدیک بھی ابھی ان میں سے  
 کچھ بھی فرض نہیں پھر مسلمانوں پر مٹھ آنا اور شذ فی النار کا مصداق بنانا  
 شذ فی النار بننا ہے یا نہیں (۳۱) میں پھر عرض کرتا ہوں کہ محرمات و  
 ضلالات و کفریات سے توبہ کو آرے بلے لیت و لعل امروز و آجکل  
 میں ڈالنا سخت مہلکہ ہے فرست آپ کے پاس پہنچ چکی ہے مفصل تحریر



دوبارہ مرسل توبہ فرما کر وہابیہ و دیوبندیہ و امثالہم و ہنود و عنود و جملہ  
 مشرکین و مرتدین و ضالین سے پاک ہو کر ہم سے بچائیے خالص اہلسنت  
 کے جلسے کیجیے جو چندہ اہلسنت کا اُس مجمع ضلالت میں پہنچ چکا ہے  
 اُسے خالص اپنے قبضہ میں کیجیے جو تدابیر جائز و مفید و ممکن ہوں سب  
 اہلسنت مکر تجویز و ترویج کریں پھر دیکھیے کہ ہم غریبا آپ کی خدمت کو  
 حاضر ہیں یا نہیں اول تو کفار و مرتدین و ضالین دور ہو کر ظہور برکات  
 کی امید ہے اور بالفرض کامیابی نہ ہو تو عذاب سے رہائی اور ثواب کی  
 امید تو ہے واللہ المادی یہ تفسیر اخط ہے اس کے بعد میں این و آن  
 میں وقت ضائع نہ کرونگا جیسی دور از کار باتیں اب تک ہوئیں ایسی  
 ہی ہوئیں تو التفات کی حاجت نہ جانوں گا صرف ان دو آیتوں کی  
 تلاوت کافی سمجھوں گا یا یھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ  
 نصوحا ۝ ومن لم یتب فاولئک هم الظالمون ۝ وحسبنا  
 ونعم الوکیل ۝ صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد وآلہ  
 و صحبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العلمین۔

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ دوم شعبان معظم ۱۳۳۹ھ بہت اچھا میں آپ کی  
 خاطر ایک مضمون و سیٹ حاضر کرتا ہوں کہ نہ بسیط کے دیکھنے سے آپ کو  
 تکلیف ہو جیسے پہلی بار نہ دیکھا نہ وینر کی طرح مجرد اقوال بے تفصیل احکام  
 ہوں جس کی آپ کو شکایت ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ہارجیت مقصود  
 نہیں میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ ان میں جو بے غائکہ ثابت ہو جائے اُسے  
 کم کرنے کو تیار ہوں۔ یہ میرا انصاف ہے آپ اللہ کو مان کر یہ انصاف  
 کیجیے کہ جہاں جہاں غائکہ دیکھیے اُن سے فوراً توبہ شائع فرمائیے بعض اگر



ذریعت رہیں اُن کے فیصلے پر قطعی و مسلم سے توبہ کو موقوف نہ رکھیے کم یہ پھر  
 عناد و اصرار ہوگا اور جن میں شہید گئے مکابر و نہ ہو جس کی نظیر پہلے گزارش  
 کر چکا ہوں۔ غرض جو کچھ بھی اللہ عزوجل و حضور سید المرسلین صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اپنے آپ کو حاضر جان کر بھیجے پھر بعونہ تعالیٰ  
 دم کے دم میں معاملہ صاف ہے۔ کیے اور جلد کیے اور صدق دل سے  
 کیے جس طرح میں کہتا ہوں کہ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت  
 والیہ انیب ۵ مسموع ہوا کہ یہاں کے جلسے سے بعض آزاد پابندان  
 افساد نے آپ کو روک دیا کہ توبہ نہ کرنا اور اُن کی نہ ماننا توبہ فرعون و  
 مانعت ہامان کا حال آپ سے مخفی نہیں۔ دیکھیے ہمارا آپ کا سچا مالک و  
 مولے عزوجل فرماتا ہے واما ینزعک من الشیطن نزع فاستعد  
 باللہ انہ سمیع علیم ۵ ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف  
 من الشیطن تذکروا فاذا هم مبصرون ۵ و اخوانهم  
 یمدونهم فی النخی ثم لا یقصرwn ۵ دن بے وجہ گزرتے جاتے  
 ہیں میں ۵ دن یعنی ۱۸ شعبان روزِ پنجشنبہ تک انتظار کروں گا و پس  
 حسبنا اللہ و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم  
 و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ و انبیا  
 و جنابہ اجمعین آمین۔

فقیر قادری غفرلہ ۳۰ شعبان ۱۳۳۵ھ یوم الاربعاء  
 مولوی ریاست علی خان صاحب کل یہاں سے تشریف لے گئے لہذا براہ  
 راست آپ کو مرسل اور اب ایک دن کی مہلت اور بڑھائی جاتی ہے  
 ۱۹۔ شعبان بروز جمعہ تک یہاں جواب آجانا ضرور ہی فقط ۲۰ شعبان ۱۳۳۵ھ



تحریرات ہدایت نامہ توبہ بہ مولوی عبد الباری صاحب

یہ تین تحریریں ہیں ایک مختصر جس میں صرف خلاصہ اقوال اور آخر میں توبہ از کفر و ضلال و وبال دوسری مفصل جس میں ہر قول کا تفصیلی حکم اور حسب حاجت بیان و دلائل یہ دونوں وہ ہیں کہ علماء لیکر گئے تھے تیسری تحریر وسیط

کہ ان کے اصرار پر لکھی اور رجسٹری شدہ بھی اس میں دلائل کا حوالہ اسی تحریر مفصل پر ہے مگر یہ دوبارہ تفصیلی احکام فرنگی محلی صاحب کی خاص مہٹ پر لکھی گئی اس میں تبیین احکام تحریر مفصل سے بھی زائد ہے۔ ہم یہاں اولاً تحریر متوسط بتامہ نقل کریں اس کے بعد تحریر مختصر کی حاجت نہیں کہ یہ اس کے تمام مضامین کو حاوی ہے اور تفصیلی احکام زائد اس کے بعد تحریر مفصل۔

دلائل و اجاث اس سے لیجئے اور تفصیل احکام کے لیے خاص اسی تحریر متوسط کی طرف رجوع کیجئے کہ اس کے بعض اجمالاًت و ابہامات بھی اس میں شرح و معین کر دیے گئے ہاں فرنگی محلی صاحب کے بعض اقوال اس میں بھی بطور خلاصہ ہیں ہر قول میں ان کے بعینہ الفاظ تحریر مفصل میں دیکھیے اور اسی کے حاشیہ پر ہر قول کا پتا بحوالہ صفحہ بتا دیا گیا ہے وباللہ التوفیق۔

تحریر متوسط ہدایت توبہ بہ مولوی عبد الباری صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں فقیر عبد الباری لکھنوی فرنگی محلی بصدق دل اقرار کرتا ہوں کہ (۱) کتاب فلسفہ اجتماع تودہ کفر و ارتداد ہے اس کے مصنف کو کتنا کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی امر کفر کا ثابت نہ ہوا کفر ہے (۲) اکابر سادات و علماء و جملہ مسلمانین زمانہ کا اسلام پر اسے نام بتانا اور ان میں اور کفار میں امتیاز نہ ماننا



کفر ہے (۱۳) اپنے آپ کو بھی ایسا ہی کہنا اقرار کفر و کفر ہے (۱۴) مبطل ختم نبوت کو مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھنا کفر ہے (۱۵) جس نے علم اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص کی ابلیس کو صفت خاصہ الہیہ میں خدا کا شریک مانا مجلس میلاد مبارک کو خیم کنہیا خرافات کہا اُسے لکھنا بہت ادب سے معافی کا خواستگار ہوں اگر قلباً ہی کفر اور نیچر کی تہذیب پر ہے تو اضلال عوام و سخت شنیع و حرام (۱۶) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سا علم غیب ہرنچے پاگل جانور جو پائے کو ماننے والے دن بھر اپنی نبوت جینے کو تسکین بتانے والے کو خیر الملاحقین بالمہرۃ السابقتین کہنا اعتقاد کفر ہے ورنہ اضلال و حرام (۱۷) دیوبندی و ہابی مجوز کذب خدا کو جس نے اللہ تعالیٰ کا ظالم جاہل چور شرابی ہونا تاک جائز لکھا مولانا صاحب لکھنا اسلامی جلسے کا صدر مسلمانان ہند کا شیخ بنانا کفر یا کم از کم اضلال و ضلال ہے (۱۸) و ہابی منکر رحمۃ للعالمین کو مکرری جناب مولانا صاحب السلام علیکم لکھنا کلمۃ کفر و اضلال ہے (۱۹) مجتہد تبرا ئیان کے جلسہ تعظیم و تعزیت میں دل سے شرکت کا اظہار اور عدم حاضری کی معذرت کم از کم اضلال و حرام ہے (۲۰) اُس کی فاتحہ خوانی کہ تو زیعہ حرام و کفر ہے اس کے جلسے سے دلی تعلق بتانا کہ کم از کم استحسان حرام کا اظہار ہے اگر واقعی ہے کفر ورنہ اضلال و حرام ہے (۲۱) تبرا ئیان زمانہ مرتد ہیں مرتد کو مسلمان خصوصاً معظم جاننا کفر ہے (۲۲) تا (۱۲۷) تبرا ئی کو بلا تفسیر مقتدا مذہب کا مہیا ہستی کہنا اُس کے محاسن کا اعتراف اُس کی تعریف میں رطب اللسان ہونا اقل درجہ اضلال و حرام ہے (۲۵) سنی علما کی طرف بجکنی اسلام دیکھکر اُس پر خوش ہونے کی نسبت کرنا افترا و حرام ہے اور انھیں واقعی



ایسا جانکر سنی علما کہنا کفر (۱۶) اس بتائے کاذب پر تیرائی کو ان سنی  
 علما سے بدرجہا بہتر سمجھنا تقلید یہود ہے کہ ہو کلاء اھدی من  
 الذین امنوا سبیلہ (۱۷) حکیم الامت سے جس کی طرف اشارہ ہے  
 اُسے سنی علما میں داخل کرنا تحقیقاً کفر و نہ اضلال و حرام (۱۸) مشرکین  
 سے اتحاد جس طرح ہو رہا ہے حرام قطعی و کبیرہ شدیدہ ہے اُسے روا  
 جاننا کفر (۱۹) اُسے بمصلحت ممنوع نہ جاننا شریعت پر افتراء (۲۰)  
 اُس میں کوئی نقص نہ بتانا کفر (۲۱ تا ۲۳) اُس میں دینی فائدہ اور  
 مسلمانوں کی بہبود بتانا اُسے فرض اسلامی کے لیے ضروری جاننا کذب  
 و اضلال و ابتداء فی الدین ہے (۲۴) اُسے محل استحسان میں  
 خدا کی حکمت بالغہ کا کرشمہ ماننا کلمہ کفر ہے (۲۵) اُس کا حامی ہونا  
 حرام کی حمایت ہے کہ کفر یا اقل درجہ اشد حرام ہے (۲۶) دشمنان  
 خدا سے اتحاد میں خدا کی محبت ملحوظ رکھنے کا ادعا کذب قبیح و اضلال  
 صریح ہے (۲۷) مسلمانوں کو اُس کے مضبوط رکھنے کی ترغیب کفر یا  
 کم از کم دعوت حرام و اعوانے عوام ہے اور حد و مذہب کے  
 اندر رہکر کی قید ایسی ہے کہ مسلمانو حد و تقوے میں رہکر شراب خواری  
 پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ (۲۸) خدا سے پوری توقع ہے کہ وہ اتحاد کی  
 تمام صورتیں آسان کرنے والا ہے عظیم پہلوئے کفر و شتمل ہے جس طرح  
 یہ کہنا کہ خدا سے پوری امید ہے کہ وہ زنا کی تمام صورتیں آسان کرنے  
 والا ہے (۲۹) موالات غیر محارمین زیادہ سے زیادہ عصیان ہو  
 حرام قطعی میں شک کا صاف پہلو ہے اور قطعیات میں شک  
 کفر و اضلال ہے (۳۰) کفار کے ساتھ دل سے متحد ہونا کفر ہے



(۳۱) اُن سے دلی اتحاد کی غرض رکھنا خواہش کفر ہے (۳۱) اس کی غرض سے اُن کی دل آزاری پسند نہ کرنا حکم و اغلظ علیہم کی ناپسند ہے کہ التزاماً کفر و نہ سخت حرام ہے (۳۲) اُن کی مذہبی رواداری کا استحسان کفر ہے (۳۲) اتحاد کے لیے مشرکین کے ساتھ معاشرت میں خلوص کا برتنا و لازم ماننا شریعت پر اقرار ہے اور بنظر مقصد تو زیلعی کفر و حرام (۳۵) مساعی اسلامیہ میں کفار سے متحد ہونا خود اپنی قید کا وہ امور معاشرتی کار و اور کفار کو بطانہ بنانا کہ سخت حرام ہے (۳۶ و ۳۷) کفار سے خلوص بڑھانے کی درخواست - یوہیں یہ کہنا کہ میں برادران ہندو سے عرض کرتا ہوں کہ اتحاد خلوص سے ہو حقیقتہً ورنہ صورتہً تکذیب قرآن ہے (۳۸ تا ۴۶) یہ اقوال کہ ہندو ہمدرد - برادران وطن ہمدرد - یقیناً بلامعاوضہ ہمارے ہمدرد یا اخلاص - ہمارے دل میں اُن کے اخلاص نے گھر کر لیا - مشکل میں اُن کی ہمدردی خرق عادت کی نظیر - ہاتما گاندھی کی ذات - برادران ہند ہماری مصیبت میں ہمدرد - ہماری بیکسی میں ہماری طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والے خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے ہلکا پنہا دلی دوست بنانے والے - سب بدستور کلمات کفر ہیں (۴۷ تا ۵۱) ہاتما گاندھی ہاتما جی - ہندو شریف قوم بے عوض محسن - بہادر قوم مصیبت میں ہمدرد - لفظی شکر گزاری سے غنی - مدح سراہی مشرکین ہے اور وہ بھی جھوٹی کہ سخت حرام ہے (۵۲) شرک کی عظمت کرنا کہ صراحتہً بالا اختیار ہے حسب تصریح ائمہ کفر ہے (۵۳) ہاتما کہنا سخت تعظیم مشرک و کلمہ کفر ہے (۵۴ و ۵۵) برادران ہند کی عزت - اُن کی تنقیص شان نہ چاہنا تکذیب قرآن کریم ہے



(۵۶ تا ۵۹) جای برادران وطن - برادران ہنود - ہندو بھائی -  
 یہاں تک کہ جن مشرکوں نے مسلمانوں کو ذبح کیا جلا یا ان کو بھی بھائی  
 کہنا حرام ہے (۶۰ تا ۶۲) حمایت دین میں مشرک کا پس رو بننا  
 اُسے اپنا رہنا بنانا - جو وہ کہے وہی ماننا سب لا اقل حرام ہے -  
 (۶۳) قرآن و حدیث کی عمریت پرست پر نثار کرنا منافی اسلام  
 ہے (۶۴) پس روی مشرک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کی سنت بتانا کلمہ کفر ہے (۶۵) ان معاملات سے کہ آیت  
 سیف و غلط نے نسخ فرما دیے استناد جہلا حرام اور مرد کفر ہے  
 (۶۶) کافر اچیر و خود سر میں تسویہ جو از حکم بالجہاد ہے کہ حرام اور خود  
 اپنی منقولہ عبارت فتاویٰ عزیزہ کے مناقض و خلاف ہے (۶۷) مصطفیٰ  
 صوفیہ کے مجاز سے بھی حقیقت بہت پرستی پر استدلال اور وہ بھی  
 ایسا کہ جسے وہ شکست دیں کہیں اُسے فتح دیں بنانا ضلال و  
 اضلال ہے (۶۸) اظہار حسرت کا پہلوئے بے معنی نکالنا اصرار  
 علی المعصیۃ ہے کہ حرام اور اقراری کفر ہے (۶۹ و ۷۰) امر دین میں  
 ان مشرکین سے یوں استعانت یہ اعتماد یقیناً حرام ہیں اور انہیں  
 جائز بتانا کلمہ کفر (۷۱) مساعی اسلامیہ میں ان کی مدد گاری کی  
 توقع بدخواہی اسلام ہے (۷۲) ان کی مدد سے قوت ملنے کا  
 زعم تکذیب قرآن کریم ہے (۷۳) ان سے یوں عہد موافقت  
 حرام قطعی ہے (۷۴) اُسے پورا کرنے کو لازم بتانا شریعت پر افترا  
 ہے (۷۵) اس کے دوام میں سعی حرام پر اصرار ہے کہ امشد حرام  
 اور اقراری کفر ہے (۷۶ و ۷۷) عام ملکی فوائد میں ہنود کی تقدیم - وہ



چاہیں تو گھر بھی بخش دینا حرام ہیں (۷۸) ان مشرکین سے برو  
احسان جائز ماننا شریعت پر افترا ہے (۷۹ و ۸۰) قربانی کا ذکر  
بیشک شعار اسلام ہے اور جتنا سنو و ہنود ہیں اُس کا باقی رکھنا واجب  
اُسے یوں کہنا کہ واجب نہیں۔ ترک کا اختیار ہے غلط حکم بتا کر اضلال

ہے (۸۱) خدا اس اتحاد مقصد کو کامیاب کرے خوشی کفار کے لیے  
شعار اسلام مٹنے کی دعا اور منجر بہ کفر یا لا اقل حرام ہے (۸۲)  
آیہ والبدن سے قربانی کا وثاقت ثابت مان کر اُس کے ایمان کا انکار تحریف  
قرآن عظیم ہے (۸۳) میں آئندہ گائے کی قربانی نہ دوں گا عام  
مسلمین میرا اتباع کریں خوشنودی مشرکین کے لیے ترک واجب کا

غرم اور مسلمانوں کو اُس کی طرف دعوت اور حرام ہے (۸۴)  
میں نے چھوڑ دی اور مشورہ دیا کہ لوگ چھوڑ دیں اقراری اضلال ہے  
(۸۵) ہندو اس سے نہیں روکتے صریح کذب و وقاحت ہے

(۸۶) واجب ہوتا جب بھی ترک ممکن تھا حکم مان کر ابطال اضلال  
ہے (۸۷ تا ۹۰) وہ لذیذ نہیں۔ قیمتی نہیں اور جانور افضل ہیں۔

پورے جانور کی قربانی بہتر ہے یہ سب واجب شرعی چھڑانے اور  
شعار اسلام مٹانے کے لیے اعواء ہے (۹۱) اسی طرح رواداری  
نہی ہوگی تو گائے کی قربانی خود موقوف ہو جائے گی متعدد پہلوئے

کفر و ضلال و حرام پر ہے (۹۲ تا ۹۶) ہم وطن کا خیال لازم  
ہے ان کے اخلاق نے یہ بات میرے دل میں پیدا کی۔ دلی اتحاد کی  
غرض سے ان کی دل آزاری پسند نہیں۔ مسلمان اپنے فعل سے  
ان کا دل نہ دکھائیں۔ مسلمان ضرور مروت کریں گے گائے بڑی پر



نہیں حدود اسلام کے اندر رہ کر ہم ہر امر ہندوؤں کی مرضی کے موافق کر سکتے ہیں یہ سب اُن کی مروت سے قربانی کا وچھوڑنا اور اقرارِ اُجبی حرام اور اصرارِ اُقرارِ کفر ہے (۹۷) مسلمان خود ہی جس سے کاشائے بھی ہو کہ ہندوؤں کو گوارا نہ ہو گا اس سے تحرز کریں یہاں تک مذہبِ اجازت دے فتائی المشرکین ہوتا ہے اور اللہ و رسول کے ساتھ جو برتاؤ عام مسلمین کا ہے اس سے بھی مشرکوں کو بڑھانے کی خواہش (۹۸) مسلمانوں پر بدگمانی کہ خوشنودی نصاریٰ کے لیے اپنے مذہبی شعار پر مصر ہیں اور اُس پر یقین کرنا سخت حرام و حرام ہے (۹۹) اس بنائے فاسد پر یہ زعم کہ ان کی قربانی بلا شبہ حرام چھوٹی آرٹ سے تحریمِ حلال و کلمہ کفر ہے (۱۰۰) مسلمان اُسے نہ چھوڑیں تو انھیں کافر بتانا بھی کلمہ کفر (۱۰۱) اُس کا گوشت مروار بتانا شریعت پر افترا اور بدستور تحریمِ حلال سے کلمہ کفر ہے۔ ان میں بعض کہ بجائے خود کلمہ کفر ہوں بحالتِ استحسان کہ ظاہر ہے اور بحالِ اصرارِ اقرارِ حکم سے سب کفر ہیں۔ ایک سوا ایک یہ اور ان کے مثل اور جتنی واقع ہوئیں اُن تمام منافیاتِ اسلام و مخالفاتِ احکام سب سے توبہ کرتا ہوں و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد النبی التواب الغفور الاواب و آلہ و اصحاب و بارک و سلیم الی یوم الحساب امین و الحمد للہ رب العالمین۔



مختصر مفصل ہدایت توبہ بہ مولوی عبد الباری صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولنا الکریم

قال تعالى يا ايها الذين امنوا ادخلوا في السلم كافة ولا تتبعوا  
خطوات الشيطان انه لكم عدو مبين ○ وقال تعالى

يا ايها الذين امنوا توبوا الى الله توبة نصوحا عسى ربكم

ان يكفر عنكم سيئاتكم ويداخلكم جنت تجري من تحتها

الانهار يوم لا يخزي الله النبي والذين امنوا معه نورهم

يسعى بين ايديهم ويايمانهم يقولون ربنا اتمم لنا نورنا

واغفر لنا انك على شئ قدير ○ يا ايها النبي جاهد الكفار

والمنافقين واغظ عليهم وما وهم جهنم وبئس المصير ○

وقال صلى الله تعالى عليه وسلم اذا علمت سيئة فاحذر

عنده ما توبة السر بالسر والعلانية بالعلانية وقال

صلى الله تعالى عليه وسلم كل بني ادم خطاؤون وخير

الخطائين التوابون -

ان آیات کریمہ و احادیث صحیحہ کی بنا پر فقیر عبد الباری فرنگی محلی عنی عنہ

امور ذیل بنظر اعلان حق و اطلاع جملہ برادران اسلام تحریر کرتا ہے۔

والله على ما نقول وكيل -

اس میں دو فضیلین ہیں فصل اول مرتدین کی حمایت و تعظیم

(۱) میرا ایک خط ہدم لکھو ۲۸ - ستمبر ۱۹۱۸ء میں مصنف فلسفہ اجتماع

کی نسبت شائع ہوا تھا کہ میں نے ہر طرح تحقیق کی کوئی امر کفر کا مولیٰ



عبد الماجد کے متعلق ثابت نہ ہوا عبد الماجد کے کفر کا میں قائل نہیں خواہ  
 مخواہ کی تاویلات سے کفر کا حکم دینا اگر رائج ہو جائے تو کم ایسے ہوں گے  
 جن کے متعلق کہا جائے کہ وہ مسلمان کافر نہیں۔ وہ جو اباب فتویٰ ہیں  
 ان کے اسلام میں گفتگو شروع ہو جائے گی۔ اب میں اس قائل ہو سکتا  
 کہ دیانۃ عبد الماجد کے متعلق رائے دے سکوں مجھے اطمینان ہو گیا۔ اُس  
 وقت تک مجھے اُس کے اقوال پر اطلاع نہ تھی اب معلوم ہوا کہ بلاشبہ  
 فلسفہ اجتماع تو وہ کفر و ارتداد ہے مثلاً عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت  
 بھول النسب بچنا اور یہ کہ توحید کے بعد کسی کو رسول ماننے کی حاجت  
 نہیں اور یہ کہ قرآن اپنے دعوے توحید پر قائم نہ رہا تعظیم رسول کا  
 اُس میں ایک حرف بھی ہونا نہ چاہیے تھا اور یہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے اپنی تعظیم کی آیتیں قرآن میں بڑھالیں وغیرہ وغیرہ۔ اب  
 میں ایمان تصدیق کرتا ہوں کہ یہ خواہ مخواہ کی تاویلات نہیں بلکہ قطعاً  
 یقیناً بلاشبہ فلسفہ اجتماع کفر اور اُس کا مصنف کافر مرتد ہے جو  
 اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر (۲) ایک عالم پیل سید علیل  
 حسیب نسیب حامی سنت حامی بدعت خلف رشید اکابر اولیا کو  
 قبلہ عقیدت کیشاں و کعبہ درویشاں لکھ کر اس طرح تحریر کرنا کہ اب اپنا  
 مسلک ظاہر کرتا ہوں کہ زمانہ کلاسیقہ میں پہلا اسلام پہلا اسمہ  
 کا ہے اب چاہے آپ ہوں یا میں عبد الماجد یا مولوی صاحب سب  
 سے زمانے کے محفوظ نہیں صادق البیہار مسلم کہاں ہیں جن میں سے  
 کافروں کا امتیاز کیا جائے تکفیر حملہ امت موجودہ بتاتا ہے اور وہ کفر  
 ہے (۳) اپنے کفر پر اقرار لاتا ہے اور وہ کفر ہے اور سابق و سیاق



دونوں شاہد کہ خود اور اپنے قبیلہ و کعبہ اور تمام مسلمین زمانہ کو عیار و نوس  
 میں کاذب کہا کہ اسلام کا صرف نام ہی نام ہے جسے منفق و اور کافروں  
 ان کے امتیاز کی راہ مسدود (۴) خاتم النبیین کے معنی خود ہی  
 کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب میں آخر نبی ہیں یہی معنی نبی ہستی  
 تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام و سلف صالح سے متواتر اور یہی ضروریات و  
 ہو کر اذہان تمام امت میں دائر و سائر۔ اشباہ و النظائر میں ہے اذ  
 لم یعرف ان محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخر الانبیاء و فلیس  
 بمسلم لانہ من الضوریات جو کہے کہ عوام کے خیال میں  
 خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پرست  
 کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مرح میں  
 و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا اس نے  
 تمام امت مرحومہ بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی عامی  
 و نا فہم بتایا یہ چاروں صریح کفر ہیں پھر دھوکے کے لیے فضیلت میں بالذات  
 کی قید لگا کر اسی جملہ میں کھول دیا کہ حضور کا آخر الانبیاء ہونا اصلاً کچھ فضیلت  
 نہیں کہ اس معنی پر خاتم النبیین سے مرح صحیح ہی نہ بتائی۔ اس کے متصل  
 صاف کہا کہ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مرح نہ کہے اور اس مقام  
 کو مقام مرح قرار نہ دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی  
 ہے یہ پانچواں کفر ہے پھر اور بڑھ کر کہا کہ اسے فضائل میں کچھ دخل نہیں  
 یعنی خود کسی طرح فضیلت ہونا درکنار کسی فضیلت کی مؤید بھی نہیں  
 جھٹکا کفر ہے پھر کہا اس میں ایک تو خدا کی جانب لغو و بابت زیادہ کوئی  
 کا وہم ہے دوسرے رسول اللہ کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ



وہیے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں یہ ساتواں اور  
 آٹھواں کفر ہے پھر اسی معنی کی بنا پر کہا اس قسم کی بے ربطی خدا کے کلام  
 میں متصور نہیں یہ لوگ کفر ہے جب ہی معنی قطعاً ضروریات دین سے  
 ہیں تو ساری امت مرحومہ کے طور پر خدا زیادہ گواہ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم ایسے وپسے ٹھہرے اور عبارت قرآن بے ربط و العیاذ باللہ  
 ثقلے پھر خاتم النبیین کے معنی بھی بالذات گڑھے اور ابنیا کو نبی بالعرض  
 ٹھہرایا یہ قرآن عظیم کی تفسیر بالراے اور اللہ عزوجل پر اقرار ہے صفحہ ۳۴  
 میں اپنے اس الحاد کا یہ عذر کیا کہ اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم اس مضمون  
 تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور اگر کسی طفل نادان نے  
 کوئی ٹھکانے کی بات کہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا صحابہ کرام سے  
 اب تک تمام امت کو عقیدہ ایمانیہ قرآنیہ میں کم التفات اور اس کی فہم  
 میں قاصر اور بے ٹھکانے بات کہنے والے مانا یہ دسواں گیارہواں بارہواں  
 کفر ہے۔ نہیں نہیں یہ تینوں الزام خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 پر ہیں کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ آیت کے معنی حضور وہ سمجھے جو اس طفل نادان  
 نے گڑھے قطعاً وہی ارشاد فرمائے جن کو یہ نتیجہ کم التفاتی اور فہم کی  
 نارسائی اور بے ٹھکانے بات کہتا ہے یہ سخت تر تیرہواں چودھواں  
 پندرہواں کفر ہے پھر کہا صفحہ ۱۶۔ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی  
 کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے یہ  
 سوٹھواں کفر ہے پھر صفحہ ۳۳ پر صاف تر کہا اگر بالفرض بعد زمانہ بنوی  
 بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا یہ  
 سترہواں کفر ہے صفحہ ۳ و صفحہ ۹ پر خود براہ فریب کہا تھا کہ ختم نبوت بمعنی



معوض کو تاخر زمانی لازم ہے اب اسے مفتی فرض کیا تو قطعاً ملزم ہی بنتی ہو گیا ختم زمانی اسی کا اثر اشدیدہ ذاتی کچھ نہ رہا اور خاتم ہونا بدستور باقی رہا یہ دونوں جگہ اس کا اٹھا ہوا انیسواں کفر ہے۔ ختم نبوت کہ تمام مسلمان باجماع اسے قرآن عظیم سے ثابت مانتے آئے قرآن کریم سے بالکل نکل گیا کہ وہ تو مراد قرآن نہیں ورنہ خدا زیادہ گو ہو اور قرآن بے لفظ اور بے قدر اور جو مراد قرآن ہے اس سے یہ لازم بھی نہیں ورنہ اس کے انتفا سے وہ باقی نہ رہتا تو قرآن اس سے خالی رہا یہ بیسواں کفر ہے۔ غرض بلاشبہ فتوایں علمائے حرمین شریفین حق ہے کہ یہ شخص کافر مطلق ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر اور اسے مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھنا کفر واضح و ظاہر (۵) جس نے کہا شیطان کا حال دیکھو علم محیط زمین کا فخر عالم کو ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان کو یہ وسعت علم نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی گونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے علم محیط زمین بلاشبہ فضیلت ہو اس فضیلت میں شیطان کو بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دینا اس کا پہلا کفر ہے۔ شیطان کی وسعت علم نص سے ثابت ماننا اور حضور کی وسعت علم بے ثبوت جانتا دوسرا کفر ہے پھر جب بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اسے ثابت ماننے کو ایسا شرک کہا جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں تو ضرور اسے صفت خاصۃ الہییت ماننا پھر اسی سند میں اسے ابلیس کے لیے ثابت جانا تو بد اہمۃ ابلیس کو خدا کا شرکاب ٹھاننا یہ تیسرا کفر ہے پھر اتنی بڑی فضیلت عظیمہ کہ صفت خاصۃ الہییت سے انصاف ابلیس کے لیے ثابت اور بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ



مسلم سے مسلوب یہ چوتھا کفر ہے۔ ضرور فتوایں علمائے حریم شریفین

من ہے کہ یہ شخص کافر مطلق ہے اور جو اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہی

ایسے کو اسلامی خطابوں سے مخاطب کرنا اور کہنا نہایت ادب سے

معافی کا خواستگار ہوں کم از کم کبیرہ شدید اور مسلمان جانکر ہے تو

صریح کفر (۶) جس نے کہا بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور

کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع

حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (الی قولہ) نبی غیر نبی میں وجہ

فرق بیان کرنا ضرور ہے اُس نے بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کو سخت گالی دی اور علم اقدس کی شدید توہین کی جس کے قاہرہ

وفات انسان و غیرہ میں ہیں بیشک فتوایں علمائے حریم شریفین

من ہے کہ یہ شخص کافر مطلق ہے جو اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے

خیر الاحقین بالمرہۃ السابقین کہنا کفر ظاہر (۷) جس نے کہا

ہل ظلم چوری شراب خوری سے معارضہ نافہمی ہے یہ کلیہ ہے کہ جو

مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے اُس نے اللہ کا جہل ممکن مانا یہ اُس کا

ظلم کفر ہے ظلم کے ایک معنی ہیں ملک غیر میں بیجا تصرف وہ اس معنی

پر بھی ضرور مقدور عباد ہے تو اسے بھی اپنے رب کے لیے ممکن مانا تو ضرور

ہے کہ غیر خدا بمقابلہ خدا مالک مستقل ہو جس کے ملک میں خدا کا بیجا

تصرف پر اسے ملک میں تصرف ہو اور وہ نہ ہوگا مگر خدا کہ عباد اور ان کی

لیکن سب ملک خدا ہیں تو ضرور دوسرا خدا مانا یہ اُس کا دوسرا کفر ہے

پھر عباد لاکھوں پر ظلم کر سکتا ہے تو اس کے خدا کے مقابل بھی لاکھوں

ملک مستقل ہونگے تو لاکھوں خدا ہوئے یہ تیسرا بلکہ لاکھوں کفر ہے

مسلم سے مسلوب

ظلم کفر ہے



پھر خلیج چوری کرنا جائز بتایا یہ چوتھا کفر ہے چوری نہ ہوگی مگر مال غیر  
 کی تو یوں بھی خدا کے سوا دوسرے کو مالک مانا یہ پانچواں کفر ہے۔ پھر  
 انسان ہزاروں کی چوری پر قادر تو اس کے معبود کے مقابل ہزاروں  
 مالک مستقل ہونگے تو ہزاروں خدا ہوئے یہ چھٹا بلکہ ہزاروں کفر ہے  
 پھر انسان کا شراب پینا نہیں مگر اُسے مسخ کی راہ سے اپنے ہونے میں  
 داخل کرنا تو اس کے معبود کے مسخ ہوا یعنی وہ سورخ جس میں کھانے  
 پینے کی چیزیں باہر سے ڈالی جائیں یہ ساتواں کفر ہے اُس کے پیٹ پر  
 کہ کھانا پانی مسخ کی راہ سے اُس میں ڈالا جائے یہ آٹھواں کفر ہے۔  
 اُس کا معبود صمد نہیں کھل ہوا یہ نوواں کفر ہے پھر لاکھوں فواحش عرب  
 نجاستیں جباثتیں ولتیں فضیحتیں عبد کے لیے ممکن ہیں وہ سب اس  
 کے معبود کے لیے ممکن ہوئیں یہ دسواں بلکہ لاکھوں کفر ہے۔ شک ہے  
 نہیں کہ یہ شخص کا خراور اسے مولانا صاحب کہنا اور اپنے زعم کے استناد  
 جلسوں کا صدر بنانا اور مسلمانان ہند کا شیخ ٹھہرنا سب کفر ظاہر  
 (۸) جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین  
 ہونے کا منکر ہے اور ہمہ ہم سے تاک کے مرتدوں کو مسلمان کہتا  
 بلکہ اُن سے ہم عقیدہ ہونے کا مقرر ہے اور اُن کے سوا صد ہا کفریات  
 کا قائل بن کر بیان چاکب لیت سے ظاہر ہے وہ بھی بیشک کافر  
 اور اُسے مکرّمی جناب مولانا صاحب السلام علیکم لکھنا کفر ظاہر (۹)  
 تبراہی بر وافض حسب تصریح کتب معتدہ اور خود میرے اقرار سے کہیں  
 اس سال میں بریلی جا کر کیا مرتدین ہیں اُن میں کسی کے جلسہ تعظیم  
 و تعزیت میں دل سے شرکت اور خود اسی دن اپنے یہاں ہوتا

رسالہ حجت صفحہ ۱۴  
 وصفہ ۳۳ و ۳۴  
 کا وصفہ ۱۲ صفحہ ۱۴

رسالہ حجت صفحہ ۱۴  
 و نامہ خطابہ  
 ۱۴



ہو جانے کے سبب شرکت جسمانی سے محرومی کی معذرت حدیث ۱۲  
 ماؤاھلا تشہد وھم کی مخالفت کے علاوہ تعظیم کفر ہے (۱۰)  
 مرتدین کی فاتحہ خوانی کفر ہے اور یکم حد جلسہ خیر و شر کا اپنہ کرنے والا  
 اس میں شرک یا جلسہ خیر کے ثواب اور جلسہ شر کے عذاب میں پورا  
 حصہ دار ہے نہ کہ خاص دلی تعلق رکھنے والا (۱۱) مرتد کو مسلمان  
 کہنا کفر ہے (۱۲) بلا اصناف بمرتدین مقتدائے مذہب کہنا کامیاب  
 ہستی کہر ہما الفائزون میں داخل کرنا (۱۳) اس کے محاسن کا  
 اعتراف کرنا (۱۴) اس کی تشریف میں رطب اللسان ہونا موجب  
 غضب جبار و لرزش عرش کر دگار ہے (۱۵) سنی علما پر افترا تھا کہ  
 معاذ اللہ انھوں نے اسلام کی بیخ کنی کو دیکھا اور اس پر خوش ہوئے  
 اور اگر عیاذ باللہ ایسا ہوتا تو انھیں سنی علما کہنا کفر (۱۶) لہذا یوں  
 کہنا کہ میں ان شیعیہ مجتہد کو ان سنی علما سے بدرجہا بہتر سمجھتا ہوں یہود  
 کی شاگردی تھی جو مشرکین کو کہتے ہوئے اعداء ہدی من الذین  
 امنوا سبیلہ ○ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ ہدایت پر ہیں (۱۷)  
 حکیم امت کہلوانے سے جد صراشارہ ہوا سے سنی علما میں داخل  
 کرنا جد کفر تھا۔

## فصل دوم مشرکین سے اتحاد

(۱۸) مشرکین سے اتحاد و ووداد دوستی موالات کہ سب کا حاصل ایک  
 ہے بلکہ اتحاد سب میں زائد ہے حرام قطعی و کبیرہ شدیدہ ہے اس کا  
 استخلال بلکہ استحسان صریح کفر ہے اور یہ کہنا کہ میں نے اتحاد ہمنود  
 میں کوئی فعل خلاف شرع روا نہیں رکھا سخت عجیب سبحان اللہ



حصہ اول

مشرکین سے اتحاد خود ہی سخت حرام اشد کبیرہ ہے اُس میں اور کسی گناہ کی آمیزش کی کیا حاجت یہ اُن قیامت خیز ناپاکیوں سے برائت کی پیش بندی ہے جو شیاطین عوام نے اس ملعون اتحاد میں کیں مثلاً مشرک کی لٹکی اٹھانا اُس کے ماتم میں مساجد کو بے چراغ کرنا سرورِ برہنہ اُس کی مغفرت کی دعا مسجد میں کرنا۔ مشرکوں کو مساجد میں وعظِ مسلمین بنانا مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے مسندِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بجا نا قرآن مجید اور رامین کو ایک ڈولے میں رکھ کر مندر میں لیجانا دونوں کی پوجا کرنا ماتھوں پر قشقہ لگوانا رام چھن پر پھول چڑھانا مشرک کی جے پکارنا خطبہ جمعہ میں مشرک کا نام مقدس ذات پاکیزہ خیالات کھرداخل کرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ افترا کہ جب حضور مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو کفار مدینہ سے آپ نے اتحاد کیا ایسا اتحاد کہ مسلمانوں اور کفار کو امت واحدہ فرمایا یعنی ایک دوسرے سے ایسے ملجاؤ کہ گویا ایک قوم ہو جاؤ مشرک کو نبی ہالقبہ بتانا رمضانے ہنود کو رمضانے معبود بتانا ایسے مذہب کا ایجاد ہو ہندو مسلمانوں کا امتیاز موقوف کرے پر یاگ و سنگرم معاہدہ مشرکین کو مقدس علامت بنائے وغیرہ کفریات ملعونہ مگر انصافاً یہ آگ اسی ملعون اتحاد ہی نے لگائی تیرہ سو برس سے کبھی کلمہ کو ان خبیث ناپاکیوں کے مرکب ہوئے تھے پھر ہندو اتحاد کے اتحادیوں نے جیسا جیسا اُس کے پھیلا نے میں ملک کی زمین کو سر پر اٹھا لیا اُس کا ہندو وال حصہ بھی ان کفروں کی بندش میں جوش نہ دکھایا لاجرم وہ سب اہل کے سر ہیں فانما علیہم الذمۃ (دیسین ۱۹) یہ کہنا کہ مصلحت ہو



اتحاد پیدا کرنا بھی ممنوع نہیں اللہ و رسول و شریعت پر افترا ہے  
 (۲۰) اور اُس سے بھی عام تر ہے کہ مسلمان رہ کر اتحاد پیدا کیے میں  
 کوئی نقص نہیں۔ یہاں شرط مصلحت بھی نہ لگی اور نفی مطلق منقص نے  
 کراہت تنزیہی تک نہ رہی (۲۱ و ۲۲) اور ترقی ہوئی کہ اتحاد سے  
 ہمارا دینی فائدہ مد نظر ہے مجھے بڑی مسرت ہے کہ ہندو مسلمانوں کا  
 اتحاد ہو گیا اس میں فریقین کی بے سودی ہے یہ کم از کم استخبار کا درجہ  
 آگیا (۲۳) اور پوری ترقی ہوئی ضرورت ہے کہ عام اتحاد ہو اب وہ  
 حرام قطعی واجب ہو گیا نہیں بلکہ فرض ہے کہ ایک فرض اسلامی  
 کے لیے ضرورت ہے (۲۴) اتحاد خدا کی حکمت بالغہ سے ایک حکمت کا  
 کرشمہ ہے اس کے اثر سے خواہ مخواہ اگر خدا نے چاہا گائے کی قربانی  
 از خود چھوڑ سکتے ہیں حکیم عزوجل کے ہر فعل میں حکمت بالغہ ہی پائناں  
 کہ تخلیق کفر و کافر میں ع و دوزخ کرا بسوز و گریہ بولہب نباشد۔ مگر یہ  
 محل مرجع اتحاد میں تھا اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ برٹریوں کے  
 چکلے میں خدا کی ایک حکمت بالغہ ہے اس کے اثر سے خواہ مخواہ اگر  
 خدا نے چاہا نکاح کی علت از خود چھوڑ سکتے ہیں یہ حکمت الہی کی توہین  
 ہوئی (۲۵) بلاشبہ صحیح ہے کہ میں ہندوؤں کے اتحاد کا حامی ہوں  
 یہ اللہ واحد قہار سے خم ٹھوک کر لڑائی لینی ہے اُس کے اعدا سے اتحاد  
 ضرور اُس کے اولیاء سے عناد ہے اور وہ فرماتا ہے من عادی لی  
 ولیا فقد اذنتہ بالمحرب (۲۶) ہم نے خدا کی محبت کو اس اتحاد  
 میں بھی ملحوظ رکھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فان اللہ عد و لکفرین  
 اُس کی محبت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ اُس کے دشمنوں سے ملکر



(۳۱ و ۳۲) ہم دل سے اُن سے متحد ہونا چاہتے ہیں ب میں دل  
 اتحاد کرنے کی غرض سے اُن کی دل آزاری پسند نہیں کرتا صوری  
 اتحاد حرام تھا اور ولی قطعاً کفر (۳۳) و اعظ علیہم - ولید و افیکہ  
 غلظتہ میں ضرور اُن کی دل آزاری کا حکم ہے حکم الہی کو ناپسند کرنا مسلمان  
 نہیں رکھتا (۳۴) اگر اتحاد قائم رہا اور اسی طرح رواداری مذہبی  
 ہوئی تو لگائے کی قربانی میں اہمیت نہ رہے گی وہاں تک معاشرتی امور  
 کی ٹٹی ٹھٹی اب صاف اُن کے مذہب کا رواج رکھنا آگیا انا للہ وانا  
 الیہ راجعون (۳۵) ہندو مسلم اتحاد کی غرض سے معاشرتی امور  
 میں اُن کے ساتھ خلوص کا برتاؤ ہم پر لازم ہے وہاں تک تو چاہنا ہی  
 تھا اب وجوب ہو گیا وہ (۳۶) مساعی اسلامیہ میں سب متحد ہو کر کام کریں  
 یہ امور معاشرتی کا جواب ہے اور ساتھ ہی اطاعت احکام کو جواب دے



(۳۶ تا ۴۶) ہندو اس قسم کے تعلقات خلوص سے بڑھائیں کہ گائے کی  
 قربانی کا خیال ہی مسلمانوں کو نہ آئے ب میں برادران ہندو سے عرض  
 کرتا ہوں کہ اتحاد خلوص سے ہو۔ ج ہندو اپنی ہمدردی کا عوض نہ مانگیں  
 د میں برادران وطن کو ان کی ہمدردی کی اجرت دیکر ان کے مرتبہ کو  
 گھٹانا نہیں چاہتا ہ ہمدردی ہے کہ ہم سے کوئی معاوضہ ہمارے ساتھ  
 ہمدردی کا برادران وطن نہیں چاہتے و نہ ان کے اخلاص کا یہ عوض  
 ہے کہ ہم ان کو اجیر فرض کر کے ان کا بدلہ دیں نہ ہمارے دل میں ایسے  
 اخلاص نے گھر کر لیا ہے ح یقیناً مشکل زمانہ میں غیر مسلم کی ہمدردی  
 کو خرق عادت سمجھتا ہوں ہندووں میں اس کی نظیر دی جاسکتی ہے وہ  
 ہاتھ کا ندھی کی ذات ہے ط۔ برادران ہند کی ہمدردی ہمدردی  
 مصیبت کے وقت ظاہر ہوئی جس وقت کلمہ کو بھی معاونت حق سے  
 گریزاں تھی اُن کا دست اتحاد ہماری طرف بڑھا جب یا ر اختیار  
 ہو گئے آٹ وہ بہادر قوم خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے ہمدردی دوست  
 بنانا چاہتی ہے یہ تمام و کمال قرآن عظیم کی تکذیب ہے مشرک اور  
 مسلمانوں کا ہمدرد۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے لا یألوکم خیلاً و دوما  
 عنتم قد بدلت البغضاء من افواہہم وما تخفی صدورہم  
 اکبر وہ تمھاری بدخواہی میں گئی نہ کر گئے اُن کی دلی تمنا تمھارا مشقت میں  
 پڑنا بیشک عداوت اُن کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور وہ جو اُن کے  
 سینوں میں دبی ہے اور برپی ہے اور فرماتا ہے ان یتفقو کم یکولوا  
 لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیاہم والسنۃہم بالسوء  
 وودوا لو تکفرون وہ تمھیں پائیں تو تمھارے دشمن ہوں گے



محمد رسول

اور اپنے ہاتھ اور زبان بدی کے ساتھ اٹھاری طرف پھیلانے کے اور  
 اُن کی خوشی تو یہ ہے کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ والعباد باللہ علیہ  
 (۴۴ تا ۵۱) وہ مہاتما گاندھی کی ذات ہے اب مہاتما جی ج ہندو  
 شریف قوم ہے وہ کبھی کسی عوض کے طالب نہیں ہا وہ ہمارے مصیبت  
 کے وقت ہمدرد ہے لا نہ لفظی شکر گزاری کی محتاج حدیث کا ارشاد ہو  
 اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز ذلك العرش مشرکوں کی  
 مدح کس قدر سبب غضب جبار و لرزش عرشِ کردگار و موجب عذاب  
 نار ہوگی اور وہ بھی جھوٹی کہ کسی عوض کے طالب نہیں اب نہ شکر گزاری  
 کے محتاج یعنی اپنے وقت کے حیدر کرار ہیں کہ انما نطعمكم لوجه الله  
 لا نريد منكم جزاء ولا شكورا ۵۱ ہم خالص اللہ کے لیے کھلاتے  
 ہیں نہ عوض چاہیں نہ شکر گزاری ج شریف ہمارے قوم کا ہماری  
 مصیبت میں ہمدرد اور سب سے بڑھ کر مہاتما ہے اُس کا بیان  
 آگے آتا ہے جھوٹی تعریفیں اگر مسلم کی ہوں جب بھی رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ احتونی وجوه المداہین التواب  
 مداحوں کے منہ میں خاک جھونکو مشرکوں کی ہوں تو منہ میں آگ جھونکنے  
 کا حکم ہے (۵۲) مہاتما جی کہتے تو نہ چھوڑتا میں مذہب کا پابند ہو  
 اُن کی عظمت کرتا ہوں مشرک کی تعظیم حرام و کفر۔ سب میں ہلکے احکام  
 والا کافر ذمی ہے اور سب میں ہلکی تعظیم سلام۔ ائمہ نے تصریح فرمائی کہ  
 اگر ذمی کو تعظیماً سلام کرے کافر ہو جائیگا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے لو سلم علی  
 الذمی تعظیلاً کفر لان تجلیل الکافر کفر ودر مختار۔ اشباہ تنویر البصائر  
 منہ الغفار وغیرہ (۵۳) فتاویٰ ظہیریہ و اشباہ و در مختار میں ۵۴



اگر مجوسی کو تعظیماً اسے استاذ کہے کافر ہو جائے گا لوقال المجوسی یا استاذ  
 بیچید کفر استاذ کہنے پر یہ حکم ہے مہاتما یعنی روح اعظم کہنے پر کیا حکم ہوگا  
 (۵۵ و ۵۶) عقلاً اسے ہند کی عزت و حمیت ہے ہیں براور ان وطن  
 کے مرتبے کو گھٹانا نہیں چاہتا بھلا وہ اور تنقیص شان یہ قرآن عظیم کی تکذیب  
 ہے قال تعالیٰ ولله العزۃ ولرسوله وللمؤمنین ولكن المنفقین  
 لا یعلمون ۵ عزت خاص اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے  
 ہے ہاں ان منافقوں کو خبر نہیں وقال تعالیٰ ان الذین یجادون اللہ  
 ورسوله اولئک فی الاذلیلین ۵ بیشک اللہ ورسول کے جتنے مخالف  
 ہیں سب ہر ذلیل سے بدتر ذلیلوں میں ہیں وقال تعالیٰ اولئک  
 هم شر البریۃ ۵ وہ تمام مخلوقات بدتر ہیں (۵۶ تا ۵۹) جابجا  
 براور ان وطن ہے جابجا براور ان ملکود مراد عام ہندو ہیں نہ ان کا  
 کوئی خاص فرقہ کہ اضافت لامیہ ہو ج متفق و شطھی تحریر میں ہے ہندو  
 بھائی ۵ یہاں تاک کہ مسلمان ہندو نادان بھائیوں کے ہاتھ سے مظالم  
 اٹھاتے چلے آئے ہیں قاتل ہندو بھی بھائی۔ مشرکین سے مواخات حرام  
 ہے اللہ عزوجل مسلمانوں کو آپس میں بھائی فرماتا ہے انما المؤمنون اخوة  
 کافروں کا بھائی منافقوں کو بتاتا ہے الحمد للہ اہل الذین نافقوا  
 یقولون لا اخوانہم الذین کفروا (۶۰ تا ۶۱) فقیران کا پرین  
 کے سکلے میں بالکل پس روگا مذہبی صاحب کا ہے ہاں ان کو اپنا  
 راہ نامنا لیا ہے ج جو وہ کہتے ہیں وہی ماننا ہوں ۵ میرا حال تو میرا  
 اس شعر کے موافق ہے ۵

رفیق و شاربیت پرستی کر دی

عمر کے بایات و احادیث کو شست

یہاں پر مذکور ہے  
 کہ ہندو بھائیوں کے  
 ہاتھ سے مسلمانوں کے  
 مظالم اٹھاتے چلے آئے ہیں



نان کا پیش کو ترک موالات کہا جاتا ہے اُس پر آیات ترک موالات  
 پیش کی جاتی ہیں تو ضرور فرض منہی ہوا اُس میں مشرک کو رہنا بنانا مشرک  
 کی تقلید کرنی اُسے اپنا امام بنانا خود اُس کے پس رو ہونا اُس کی اطاعت  
 اور وہی پر وجہ کلی کرنا اپنے آپ کو اُس کے ہا میں دیدینا قرآن و حدیث  
 کی عمر اُس پر نثار کر دینا یہ سب حرام و مناقض و منافی احکام اسلام ہے  
 قال اللہ تعالیٰ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انه لکم عدو  
 مبین ۵ فان زلتم من بعد ما جاءکم البیت فاعلموا  
 ان اللہ عز و حکیم ۵ هل یظرون الا ان یتھم اللہ  
 فی ظل من الغمام والملئکة وقضی الامر الی اللہ ترجع  
 الامور ۵ وقال تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا ان تطیعوا الذین  
 کفروا یردوکم علی اعقابکم فتقلبوا حسرین ۵ بل اللہ  
 مولکم وهو خیر النصیرین ۵ وقال اللہ تعالیٰ وان تطع  
 اکثر من فی الارض یضلوا عن سبیل اللہ ان یتبعون  
 الا الظن وان هم الا یخراصون ۵ مشرک کا پس رو اُسے اپنا امام  
 و ہادی بنانے والا روز قیامت اُسی کے گروہ میں پکارا جائیگا قال  
 تعالیٰ یوم ندعو کل اناس بامامهم (۶۲) حرام کا مرتکب جب  
 اُسے حرام جان کر مرتکب ہو فاسق مستوجب جہنم ہوتا ہے مگر جب اپنے  
 اوپر سے دفع الزام کے لیے معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کو اُس میں شریک کرے حرام کو سنت نبوی بنائے تو حکم سخت اشد ہو جاتا ہے  
 زمین کا راستہ کوئی مسئلہ شرعیہ نہیں کبھی قرآن و حدیث نے اس سے  
 بحث نہ فرمائی کہ فلاں جگہ سے فلاں مقام کو راستہ یوں جاتا ہے اُس کا



پہناتا ہے یہ محض امر دنیاوی ہے اور باعتبار توسل نہ صرف فرض یا تحسن بلکہ  
 حرام و کفر تک ہے لیکن نان کو آپریشن کو ترک موالات کہا جاتا ہے اور  
 ترک موالات خود فریضہ شرعیہ ہے قرآن و حدیث نے اُس کے طریقے  
 بیان فرما دیے اُس کے معاملہ بتا دیے اُن کو نا کافی سمجھنا اور اُس میں  
 مشرک کا پس رو بننا اور اُسے زمین کے راستے پر قیاس کرنا مسلمان  
 کا کام نہیں یہ بلاشبہ قرآن و حدیث کی تمام عمر بت پرست پر نثار کرنا ہی  
 کہ اُن سے جو حاصل ہوا بے سود تھا مطلب کے وقت کام نہ آیا اور  
 مشرک نے حق کا راستہ دکھایا لہذا اُسے اس کے سرِ صدقے کر دیا کہ ہمیشہ  
 بیکار چیز مفید شے پر تصدق کی جاتی ہے۔ اس کی نظیر یہی ہے کہ زید  
 کا پیر جس نے راستہ نہ دیکھا حج کو گاڑی میں جائے گا طریبان مشرک کو  
 راستہ معلوم ہے اب زید مشرک کو اپنا مطوف بنا کے مناسک حج میں  
 مشرک کا پس رو ہو جائے جو کچھ وہ بتائے اُسی پر عمل کرتا جائے کہ ہمارے  
 پیر نے جو راستہ جاننے میں اس پر اعتماد کیا تھا یا مشرک کو نماز میں امام  
 کرے کہ گاڑی چلانے میں وہ پیر کے آگے تھا (۵۶) رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے عبد اللہ بن اریقظ کو قبل آیات سبف  
 و غلطت (جنہوں نے حسب تصریح امام عطاء بن ابی رباح استاذ امام اعظم  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگلی سبب درگزر کو منسوخ فرما دیا) ساتھ لیا تھا اور  
 منسوخ سے سند لانا حاققت اور اُس پر عمل کرنا ضلالت تو یہ کہنا کہ دلیل  
 جواز اُس کی فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے شرح مطہرہ جرات ہی  
 (۵۶) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے نوکر رکھا تھا  
 اور گافرا جبر و خود سر کے حکم میں بجانب جواز فرق نہ ہونا بے دلیل ہے



اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت سے استثناء و تقييد سے استناد فرما کر انھوں نے کہا ہے میں ایک حکم بتایا اس میں کہ عند التعميق انهم خالي از حرمت زمانہ خصوصاً وہیں زمان کہ خیلے موجب مفاسد و پستی گرو و و اقل مفاسد و پستی و انکار بر افعال منکرہ ایشاں و مناصحت و خیر خواہی ایشاں و تکثیر سواد و تقویت شوکت ایشاں و تعظیم مفرط و اظہار محبت مفرط اینہا الی غیر ذلک اس اتحاد مشوم ہیں یہ سب مفاسد ہیں اور ان سے بہت زائد (۷۷) بہت اشعار جہاں بنا کر اکابر کی طرف نسبت کر دیتے ہیں حضرت خواجہ باظہر کا شعر بتاتے ہیں ۵

حافظ اگر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام  
حاشیہ ۵  
اگر شعر ۵

بامسلمان اللہ اللہ بابرہمن رام رام

خلق می گوید کہ خستہ پستی می کند  
آرے آرے می کنم با خلق و عالم کا نیست  
طرق معتدہ شرعیہ پر حضرت امیر خسرو سے ثابت نہیں تو اس سے استناد دینا ہونا واضح۔ ورنہ وہ یقیناً اور اسی طرح سرمد کا کلام مصطلحات صوفیہ پر ہے جس طرح کلام حافظ میں وظیفہ شربخواری سخت بے دین ہو گا وہ جو انھیں معافی لغویہ پر محمول کر کے براہی پینا اور بت پوجنا شروع کر دے کہ حافظ و خسرو جو فرما گئے ہیں اس خط میں بت اور پرستش یقیناً معافی حقیقیہ پر ہیں کہ گاندھی ضد و بت پرست ہندو ہے۔ اور سرمد نے تو اس معنی مجازی کو بھی اپنے نفس پر ملا مت میں کہا اور شکست دین بتایا کہ ۵

سرمد در دین عجب شکستی کردی  
ایماں بفدائے چشم مستی کردی  
اس کے بعد وہ شعر ہے اور یہاں معنی حقیقی کو فتح دین و اصلاح دین بنایا گیا عہد میں تفاوت رہ از کجاست تامل کیا۔



(۶۸) پہ بناوٹ کمرہ شہر اس حسرت کے ظاہر کرنے کے لیے لکھا جو مشاہیر

علماء و بعض اہل اسلام کی بے اعتنائی سے ہندو مسلم اتحاد پر ہوئی عجیبے معنی  
ہے ہندو مسلم کا اتحاد حرام و کفر تھا علماء و مسلمین پر اس سے جہادی فرض تھی کہ  
ادائے فرض و تحفظ اسلام کی ناگواری حسرت لائے اور عمر قرآن و حدیث  
پر غصہ اتارا جائے نثار مشرک کر دی جائے۔ ہاں یوں بے معنی نہیں کہ قرآن و  
حدیث ہی نے علماء و مسلمین پر اتحاد مشرکین حرام کیا تو یہ ساری کھنڈت انھیں  
نے ڈالی لہذا ان پر غصہ وجہ سے ہوا (۷۰ و ۶۹) شرعاً ایسے وقت استغاثت

و اعتماد جائز ہے حاشا دونوں حرام ہیں قال تعالیٰ یا ایہا الذین  
امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم مالا یالونکم خیاراً

وقال تعالیٰ ولم تتخذوا من دون اللہ ولا رسوله ولا المؤمنین

ولیجۃ واللہ خبیر بما تعملون ۵ استعانت وقت حاجت اگر جائز ہے

تو دے ہوئے مقہور ذمی سے۔ اممہ فرمانے ہیں اس طرح جیسے کتے سے

جسٹ شکار میں (دیکھو شرح سیر صغیر امام شری) یہ استعانت جو اپنے سے ملنے کر رہا

ہے عربی مشرکوں سے ہو رہی ہے قطعاً حرام ہے۔ اس کا مفصل بیان

الحجۃ المؤمنین میں ملاحظہ ہو۔ (۷۱) توقع ہے کہ آپ حضرات (ہندو) طرح

ہم سے ملنے آئے ہیں اسی طرح مساعی اسلامیہ میں معین و مددگار ہونگے

اور سب متحد ہو کر کام کریں گے یعنی یہ نہ سمجھنا کہ استعانت کسی دنیوی معاملے

میں کی ہے۔ نہیں بلکہ خاص مساعی اسلامیہ میں کہ ارتکاب حرام و اضرار

اسلام میں کوئی شبہ نہ رہے تفسیر ارشاد و تفسیر فتوحات الہیہ میں زیر

کریم لا تتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء ہے نحو عن موالا التهم

لقراۃ او صد اقة جہلیۃ و نحو ہما من اسباب المصادقۃ



والمعاشرۃ وعن الاستعانة بهم في الغزو وسائر الامور الدنیة  
 پھر اتحاد دونوں میں ہے ناممکن کہ ایک متحد ہوا ورنہ دوسرا مغایر تو ضرور ہے  
 ٹھہری کہ ہندو مساعی اسلامیہ میں معین ہوں اور مسلمان مساعی شریک  
 ورنہ ہندو کیا ایک ہاتھ کی تالی بجوائے لیتے ہیں (۲۷) ہندوؤں کی  
 سے جو قوت ہوئی قابل مسرت ہے یہ قرآن عظیم کی صریح مخالفت  
 اور حکم قرآن منافقوں کی خصلت ہے قال تعالیٰ بشر المنافقین بان لهم  
 عذابا بالیما الذین یتخذون الکفرین اولیاء من دون اللہ  
 ۱ یتبعون عند ہم العزۃ فان العزۃ لله جمیعاً (۲۸) تاہم  
 عہد موافقت ہو گیا ب ہمو اسے پورا کرنا لازمی ہے ج میں اس کے  
 برقرار رہنے کا ہمیشہ ساعی رہو گا یہ سب نئی شریعت گڑھنا اور اللہ و رسول  
 سے آگے بڑھنا ہے۔ ان مشرکین جو معاہدہ ہو ہرگز نہ شرعی نہ اس کا  
 لازم بلکہ حرام اور اس کے قیام میں سعی حرام۔ بدائع و ہدایہ و کافی و تبیین  
 معتدات شاہد ہیں کہ غیر ذمی کافروں سے معاہدہ صرف بوقت ضرورت  
 بقدر ضرورت التوائے قتال کے لیے ہوتا ہے وہ بھی ان کی طرف سے  
 کفار کو اپنے قتل کا خوف ہو۔ اور اس میں بھی فرض ہے کہ ان کے قتل کے  
 تیار کرتے رہیں بالکل غم قتل چھوڑ بیٹھنے کا معاہدہ حرام ہے نہ حربی  
 کوئی معاہدہ ہمیشہ کے لیے ممکن۔ اس سئلہ کی تفصیل الحجۃ المومنین میں ملاحظہ  
 ہو (۲۹) تاہم (۳۰) ملکی فوائد جس قدر ہیں سب میں ہندوؤں کو مقدم  
 کرونگا ب گاندھی صاحب میرا مکان لینا چاہیں تو ان کو بخوشی  
 دیدوں گا ج جو ہم سے نہ لڑے ہمارے گھروں سے نکالنے کی فکر نہ کی  
 ہمو خدا رو کتنا نہیں کہ ہم اس سے بڑا احسان سے پیش آئیں یہ سب



باطل محض ہے جامع صنیر و ہدایہ و کافی و غایۃ البیان و نہایہ و کفایہ و غنایہ  
 و درایہ و بدلغ و محیط برہانی و مستصفی و جوہرہ نیرہ و فتح القدیر و تبیین الحقائق  
 و بحر الرائق و درویش ربالیہ و فتح اللہ المعین و غیرہ معتدات شاہد ہیں کہ جواز  
 برہ و احسان صرف کافر ذمی کے لیے ہے آیہ لا یتھکم اللہ انھیں کے  
 واسطے ہے۔ کافر عربی سے برہ و احسان حرام ہے آیہ انما یتھکم اللہ انھیں  
 پر قہر عام ہے یہاں تک کہ عامہ اکابر کے نزدیک ان کے بھاب منگوں کو  
 بھاب دینا بھی منع ہے نہ کہ موٹوں کو خوشی سے گھر بخش دینا جو کبھی کسی  
 حاجمند سے حاجمند سلمان بھائی کے لیے بھی نہ ہوا ہو اس کی جلیسل  
 تفصیل الحجۃ المومنہ میں ملاحظہ ہو۔ اور مشرکوں کی تقدیم خلاف قرآن  
 عظیم اور ہمارے فاسد علی الفاسد السقیم ہے (۹۷ تا ۹۰) قربانی کا و  
 ضرور شعار اسلام سے ہے جس کا اقرار صریح رسالہ قربانی کا و صفحہ ۲ و ۳  
 و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۵ و ۱۹ میں موجود خصوصاً ہندوستان میں جس کی تصریح  
 مکتوبات شیخ مجدد الف ثانی میں ہے کہ فوج بقرہ ہندوستان اعظم  
 شعار اسلام است اور ہندو ہمیشہ سے اپنی چلتی اس کی بندش میں  
 کوشاں ہیں جو محض براہ ظلم و تعصب ہے جیسا کہ رسالہ مذکورہ ص ۱۰  
 سے ظاہر اور ہرگز بندش میں ان کی کوشش ختم نہ ہوئی کٹار پور وغیرہ کے  
 رقائق ابھی تازہ ہیں اور کس سال کہیں نہ کہیں فساد یا اس کا اندیشہ  
 نہیں ہوتا اور بندش میں کوشش تو لگاتار جاری ہے اس کے لیے بھائیں  
 قائم ہیں اگر قدرت پائیں یقیناً قربانی و کٹار اس کا نام زبان پر نہ لائے  
 دیں بلکہ نام لینے والوں ہی کو ہائی نہ رکھیں۔ اور کٹار و کٹنے کے سر پر  
 سینک ہوتے ہیں اگرچہ کٹار ہی غیر کے سبب عملاً روک دینے پر قدرت



باب فی الداری  
 واجب دلائل  
 ما تحت  
 بند کی ما  
 پادشا اور  
 عبد الوہاب  
 کما اسلا  
 بصیت  
 کے متصل  
 بریں الہ  
 ہنود کے  
 بخش  
 ان کے  
 فتوا کے  
 بزرگی  
 لازم  
 گارو  
 فرمایا  
 سا  
 را  
 ہا



واجب و لازم ہے صلا پر انھیں کے دوسرے فتوے سے ہے ہندو کی

مانعت جو مبنی ہے اعتقاد باطل پر تسلیم کر لینا نہیں جائز ہے اسی میں ہے

ہندو کی مانعت تسلیم کرنا موجب اُن کے اعتقاد باطل کی تقویت و ترویج

کا ہوگا اور کسی طرح شرعاً جائز نہیں ہو ہیں صلا پر فتوے جناب مولوی

عبدالوہاب صاحب ہے فی الحقیقۃ قربانی گائے کی ملت اسلامیہ میں

شمار اسلام سے ہے اُس کا موقوف کرنا بسبب مانعت ہندو موجب

معصیت ہے بلکہ فتوے مولوی عبداللہ صاحب میں عبارت سابقہ

کے متصل صاف تر ہے کہ بلکہ ہر گاہ ہندو ایک امر شرعی قدیم ابطال میں کوشش

کریں اہل اسلام پر واجب ہے کہ اُس کے ابقاء و اجرا میں سعی کریں اور اگر

ہندو کے کہنے سے اس فعل کو چھوڑ دیں گے تو گنہگار ہونگے دیکھو صرف

کوشش ابطال پر بنائے و جو ب رکھی وہ ہندو نے کس دن چھوڑی اور

اُن کے کہنے سے چھوڑنا گناہ بتایا نہ کہ اُن کے عملاً روکنے کے بعد۔ اسی طرح

فتوے جناب مولوی عبدالوہاب صاحب میں عبارت مذکورہ کے متصل

یہ ترقی فرمائی بلکہ قائم رکھنے قربانی گائے میں مسلمانوں کو سعی واجب و

لازم ہے یہ مطلق حکم ہے نہ کہ عملاً روکنے سے مفید۔ غرض بلاشبہ قربانی

گاؤ شمار اسلام ہے اور جب تک ہند میں ہندو ہیں یہاں کے مسلمانوں پر

قربانی گاؤ کا جاری رکھنا واجب اور خیال ہندو اُس کا چھوڑنا گناہ اور

مسلمانوں کو اُس کے چھوڑنے کی رائے دینی حرام و بدخواہی اسلام تو

صلاً پر کہنا گائے کی قربانی واجب نہیں ب جو شخص علت قربانی و لحم

کا اعتقاد کرتا ہوا ترک قربانی کر لے اُس کو اختیار ہے محض باطل ہے اور

وجوب فی نفسہ کا ارادہ عوام کو اغوا و مغالطہ ج صلاً پر گاندھی کو جوتا



دیا کہ آپ کا استقلال ہندو مسلم اتحاد کے لیے ایک یادگار ہے اگر خدا چاہے گا  
 تو گائے آئندہ قربان نہ کی جائے گی خدا اس اتحاد مقصد کو کامیاب کرے  
 فتوے مولوی عبدالحی صاحب سے اس کا مطلب یہ ہوا کہ دین باطل ہندو  
 خدا قوت و رواج دے والعیاذ باللہ لے د<sup>۲۱</sup> پر جو ایک پٹت کو  
 لکھا و البدن جعلنھا لکم من شعائر اللہ سے گائے کی قربانی نہیں  
 ہوتی ہے نہ کہ گائے کی قربانی کا ایسا ہوتا ہے اس پٹت کی خوشامد کے  
 لیے تھا ورنہ قربانی گاؤ کو اللہ فرمائے ہم نے اسے تمہارے لیے شعار اسلام  
 کیا اور اُس سے اس کا ایمان تک نہ ثابت ہو۔ ایسی بات مجنون کے سوا  
 کوئی نہیں کہہ سکتا۔ شعار اسلام کیا قربانی گاؤ کا صرف مفہوم ہے کہ ذہن میں  
 رہے اور بندگی ہندو کے لیے خارج میں نہ پایا جائے ولاحول ولا قوۃ  
 الا باللہ العلیٰ العظیم ل<sup>۲۲</sup> پر یہ کہنا کہ میں آئندہ گائے کی قربانی نہیں  
 دوں گا اور میری یہ خواہش ہے کہ عامۃ المسلمین میرا اتباع کریں ضرور منفر اسلام  
 و مخالف احکام تھا و ص<sup>۲۳</sup> میں نے چھوڑ دی اور مشورہ بھی دیا کہ لوگ اُس کا  
 چھوڑ دیں میں نے بہت بُرا کیا نہ اسی صفحہ پر کہنا کہ ہندو اگر روکیں گے  
 تو میں ضرور کروں گا صاف تناقض۔ ہندوؤں نے کس دن نہ روکا تھا  
 خلاف شریعت وہ عہد کیا اور مسلمانوں کو بھی اُس میں سناٹا چاہا اگر روکیں گے  
 تعلیق بالموجود تھا تو ترتیب جزا واجب تھا نہ کہ اُس کا انتفاع اور ص<sup>۲۴</sup>  
 قول میں جانتا ہوں روکنے سے اُس کا انجام دینا ضروری ہو جاتا ہے میں  
 اپنے اکابر کے فتوے نعمت سے دیکھے مگر پھر بھی مسلمانوں کے لیے ممکن ہے کہ  
 گائے کے بجائے دوسرے جانور قربانی کریں عجیب تر ہے سجن اللہ قربانی  
 گاؤ مسلمانوں پر شرعاً واجب و ضروری بھی ہا اور اُسے چھوڑ کر جانور لینے کا



امکان و اختیار بھی۔ مگر یہ کہا جائے کہ امکان سے مراد امکان عام ہے کہ  
 من وجوب و اقراض میں بھی متحقق اور مطلب یہ کہ اگرچہ مسلمانوں پر قربانی  
 کا و شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علی صاحبہا وسلم سے واجب ہو مگر تازہ  
 شریعت اتحادیہ سے اُس کا ترک فرض ہے کہ مشرکین سے اتحاد فرض عظیم ہو  
 اور واجب و فرض جب متعارض ہوں ترک واجب لازم ہو جاتا ہے یوں  
 شریعت جدیدہ اتحادیہ مسلمانوں پر اس واجب شریعت محمدیہ کا چھوڑنا  
 لازم کرتی ہے مگر الحمد للہ شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 اتحاد مشرکین ہی کو حرام فرما رہی ہے تو حرام کے لیے واجب کا ترک اور  
 بھی حرام در حرام ہوا بالجملہ جتنا کہ ہندو ہندو ہیں مسلمانوں پر قربانی کا و کا  
 اجرا واجب اور چھوڑ دینا حرام۔ ہاں اگر ہندوستان میں ہندو نہ رہیں یا  
 ہندو ہندو نہ رہیں یا قربانی کا و سے اُن کی نفرت یکسر دور ہو جائے کہ اگر  
 اُن کے سامنے پچھاڑی جائے اُنھیں درد نہ آئے گنو رکھشا کی سبھائیں  
 سب ٹوٹ جائیں اور ایک مدت گزرے کہ یہ خیال دلوں سے بالکل  
 چھوٹ جائیں اُس وقت مسلمان ہند پر خاص قربانی کا و کا اجرا واجب  
 نہ رہے گا اُس وقت ط لذت کا عذری قیمت کافروں کہ ہمارا مذہب  
 قیمتی اور لذت پر قربانی چاہتا ہے گائے کا جزا اس میں شامل نہیں۔ گائیں  
 اس میں داخل نہیں ص ۱۷ اور جانور کی فضیلت ص ۱۹ و ۲۲ و ۲۵  
 ل ایک حصے پر پوری قربانی کی تفصیل ص ۳ و ۵ و ۲۶ یہ تذکرے کچھ موقع سے  
 ہوتے اور مسلمانوں کو اغوا و اضلال نہ ٹھہرتے جتنا کہ ہندو ہندو ہیں اور اجرا  
 و البقائے قربانی کا و پر احکام وجوب و لزوم موجود ہیں لذت کا عذر گناہ  
 بے لذت اور فرق قیمت بے قدر و قیمت اور واجب کے مقابل کیا ذکر



افضلیت (۱۹ تا ۹) ص ۳ گائے کی قربانی میں ہم لوگ کیادارے  
 رکھتے ہیں مذہبی شعار کو کسی دباؤ یا مروت سے نہیں چھوڑ سکتے ص ۳  
 ہندوؤں کے روکنے یا ان کی محض خوشامد سے ترک قربانی گائے کو  
 ممنوع سمجھتا ہوں احمد لٹد معلوم ہوا کہ جبر ہی کی تخصیص نہیں بلکہ ہنس کی مروت  
 یا خوشامد کے لیے بھی ترک قربانی گائے ناجائز و گناہ ہے اب ملاحظہ ہو ص ۳  
 میرا خیال ہے اگر اتحاد قائم اور رواداری مذہبی ہو تو گائے کی قربانی از  
 خود موقوف ہو جائے گی ص ۹ ہم وطنی کا خیال لازم ہے ان کے اخلاق نے  
 یہ بات میرے ذہن میں پیدا کی ج ص ۱۱ مجھ سے گاندھی صاحب یا  
 کسی ہندو نے گائے کی قربانی ترک کرنے کی خواہش نہ کی مگر میں  
 دلی اتحاد کی غرض سے ان کی دل آزاری پسند نہیں کرتا ص ۲۱  
 ہندوؤں سے مجھے توقع ہے کہ معاوضہ لیکر اپنی اعانت کو نہ گنوائیں  
 اور مسلمانوں کو مستورہ ہے کہ جہاں تک ہو گا حدود شرع کے اندر رہ کر اپنے  
 فعل سے ان کا دل نہ دکھائیں گے یہ مروت نہیں اور کیا ہے ص ۲۲  
 صریح تصریح ہے ہندو شریف قوم ہے وہ کبھی کسی عوض کے طالب نہیں  
 اور مسلمان احسان کے بدلے احسان کرنے کے مکلف ہیں وہ ضرور  
 مروت کریں گے اور حدود اسلام کے اندر رہ کر رعایت کرنے کو تیار ہونگے  
 گائے بڑی چیز نہیں و ص ۲۱ حدود اسلام کے اندر رہ کر ہم ہر امر ہندوؤں کی  
 مرضی کے موافق کر سکتے ہیں اس کے لیے تیار ہیں گائے کی قربانی تقریب  
 کے دین ہوتی ہے ہندو مستعد ہو جائیں تو ہم ان کے شریاب ہو کر  
 کمسریت کی قربانی نہ کو انے کو آمادہ ہیں۔ یہاں مروت و خوشامد دونوں  
 محتمل تھے مگر ص ۲۲ پر ہے ہندو اپنا طرز عمل ایسا کر دیں کہ مسلمان غیبی



جس شکر کا شائبہ بھی ہو کہ ہندوؤں کو گوارا نہ ہوگا اُس سے تحرز کریں جہاں اُن کو اُن کا  
 مذہب اجازت دیتا ہو یہ تو خوشامد سے بھی گزر کر فنا فی الہند ہو جاتا ہے معدودہ اکابر  
 اولیائے عظام کے سوا عام مسلمان علما صلیح اللہ و رسول کے ساتھ بھی یہ تاؤ  
 نہ کر سکے کہ جس شے میں اُن کی ناپسندی کا شائبہ بھی ہو اُس سے تحرز کریں  
 صد ہا سال سے ائمہ نے مسئلہ یہ فرما دیا کہ لیس زمانہ نماز و اقامۃ  
 الشبہات کفی المرء ان یتقی الحرام المعاین مگر ہند و خدا و  
 رسول سے بھی بڑھ گئے فسبحن مقلب القلوب و الا بصار ہر حکم  
 ممنوعات و محرمات شرع کی طرف مسلمانوں کو اغوا کرنا اور جا بجا یہ  
 قید لگاتے جانا کہ حدود اسلام کے اندر رہ کر حدود شرع کے اندر رہنا  
 تاکہ مذہب اجازت دیتا ہو اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ بھائیو  
 شراب پینا مگر حدود تقویٰ کے اندر رہ کر بھائیو نہ کرنا مگر خدا کے لیے جہانگیر  
 مذہب اجازت دے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (۹۸) رسالہ  
 قربانی سے گزرا کہ جب سے ہنود کو روکنے کا خیال ہوا مسلمانوں کو اپنی مذہبی حکم کے اجرا کا  
 خیال پیدا ہو گیا اور یہ کہ مسلمانوں کو یہی حکم شریعت ہے ہنود کا خیال ستر بلکہ روز افزوں  
 ہے اور اب لیڈر کھلانے والے کلمہ گو بھی اُن کے ساتھ ہو گئے لاجرم مسلمانوں پر  
 بحکم شرع واجب ہوا کہ قربانی کا ذکر کے بقا و اجرا میں انتہائی کوشش کریں جس کے  
 وجوب کا اسی رسالہ قربانی میں جا بجا اقرار ہے عبارت گزشتہ کے علاوہ ص ۱۹ پر  
 شارحین میں سے جس کو دیکھا جائے اُس کے برقرار رکھنے کی پابندی مسلمانوں پر عموماً  
 ہو جاتی ہے اب سب کچھ بھلا کر مسلمانوں پر ص ۲ کی یہ شدید بدگمانی کہ مخالفین ترک  
 قربانی کا اے کا منشاء مجھے یقینی طور سے معلوم ہوا ہے کہ خلافت کمیٹی میں رکاوٹ  
 ہو اور اعدائے خلافت کی تائید اور تفرقہ پر دازی سے فائدہ اٹھایا جائے کیسا



اشد حرام ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا ۱۱ جتنیوں اکثر من الظن  
 ان بعض الظن ۱۲ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم  
 والظن فان الظن بالکذب الحدیث ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں حضرت  
 سیدی زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے الظن الخبیث لا ینشئ الا من القلب  
 الخبیث اور پھر اپنی بدگمانی کو یقین بنانا اور سخت جرارت مطلب یہ کہ  
 مسلمان طرفداری نصاریٰ کی خبیث تہمت سے ڈر کر چپ ہو بیٹھیں اور صل  
 کے پیارے آنکھوں کے تارے لاڈ لے دو لارے ہندو بھائیوں کا کام بن جائے  
 شعار اسلام ہندوستان سے فنا ہو جائے انا للہ وانا الیہ راجعون (۹۹) کہ  
 بنائے خبیث و افسد پر ہیں کہنا اس طرح کی قربانی میں ضرور حرام سمجھتا ہوں ۱۳  
 اس کے حرام ہونے میں کیا وجہ تامل کی ہے (۱۰۰) تو یہ کرنا چاہیے ورنہ اصرار کبیرہ پر ہے  
 یکم پہنچاتا ہے یہ خود مذہب اہلسنت کے خلاف ہے (۱۰۱) تم پر گائے کا گوشت  
 حرام ہے اس میں حق بجانب ہوں۔ اس کے گوشت کے مردار ہونے میں کیا تامل  
 ہے۔ یہ سب کیسی شدید تحریم حلال و افترا علی اللہ ذی الجلال ہے اب فرمائیے اس طوفان  
 بے نیازی میں مسلمان کیا کریں اگر چپ رہتے ہیں تو شریعت کے گنہگار اپنے حق مذہبی سے  
 دست بردار شعار اسلام برباد کر دینے کے جرم میں گرفتار اور بولتے ہیں تو نصاریٰ کے  
 طرفدار ہوتاؤں کی بوجھار اور نہ صرف اسی قدر بلکہ قربانی بھی حرام اور گائے بھی  
 مردار اور نہ صرف اتنا ہی بلکہ بحال اصرار سب مسلمان کفار۔ اب مفکر ہر وکاحول  
 ولا حق الا باللہ الواحد القہار۔ ایک سو ایک یہ اور ان کے امثال اور غنے  
 واقع ہوئے ہیں ان سب کے اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرتا ہوں اللہم انی اتوب  
 الیک منہا لا ارجع الیہا ابدا ۱۴ استغفر اللہ لی من کل ذنب واتوب الیہ  
 رب اغفر لی ونب علی انک انت التواب الرحیم و صلی اللہ تعالیٰ علی



خیر خلقہ محمد شفیع المذنبین علی آلہ واصحابہ وامتہ اجمعین والحمد  
للہ رب العلمین

نقل تصدیقات علمائے کرام اہلسنت حاضری مجلسین برتیر مفصل

(۱) بیشک یہ امور سخت شنیع و فحیح اور شتم کفر و ضلال و کبائر ہیں ان سے توبہ و تجدید سلام  
لازم و ضروری ہے۔ محمد نعیم الدین عفی عنہ۔

(۲) بلاشبہ ایسے اقوال کفر و ضلال اور ان معاصی سے توبہ نہایت ضروری ہے واللہ تعالیٰ  
ہوالموفق۔ امجد علی اعظمی رضوی عفی عنہ۔

(۳) واقعی ایسے اقوال قطعی کفر و ضلال ہیں اور ان سے توبہ لازم و ضروری ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔  
محمد عبدالسلام صدیقی قادری رضوی جبل پوری کان اللہ لہ۔

(۴) لاریب ایسے اقوال قطعی کفر و ضلالت اور موجب خزی و وبال دنیا و آخرت ہیں قائل پر  
ان سے توبہ واجب ہے واللہ تعالیٰ اعلم و مولانا دی کت الفکر عبدالباقی محمد برہان الحق  
الرضوی الجبلپوری غفرلہ

(۵) اقوال مذکورہ الصدر کی بابت اولہ واضحہ سے ثابت ہو گیا کہ ان سے دین میں رخنہ عظیمہ  
برپا ہو گیا ہے لہذا بالضرور ان سے توبہ واجب ہے واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و ہوالموفق و التواب الرحیم

احمد مختار الصدیقی

(۶) واقعی ایسے اقوال قابل توبہ اور بے دینی ہیں۔

احقر العباد و کمترین خاکپائے انام محمد فضل کریم الدہلوی۔

(۷) اس حق و کفر نے اس کو اول تا آخر گوش ظاہر سے سنا اور سمجھا حقیقت میں اسمیں بعض اقوال  
عند الفقہاء کفر و کفر اور بعض ضال و مضل و کبیرہ و اکبر الکبائر ہیں اسمیں شک کرنے والا

اور اس کے خلاف کہنے والا اور شبہ کرنی والا عند اللہ جل و علا و عند الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم بدتر ہے۔ کتبہ العبد فقیر غلام محی الدین بن مولانا مولوی سید رحمۃ اللہ قادری راندیری



عفی عنہ - ۲۶ ماہ شعبان المعظم ۱۳۳۹ھ

مہر

(۸)

اقوال مذکورہ بالا نہایت شنیع کفر و ضلالت پر مشتمل ہیں ان سے توبہ ضروری و لازم

عمر النعمانی  
مفتی الشریعہ

واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ العبد المقتصر عبد اللہ بنی الامی عمر النعمانی

(۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اقوال مذکورہ سخت اشد محرمات و کبائر و جہیم و شنیع علی حسب مراتب

کفر و ضلال موجب اشد وبال و کال ہیں قائل و محسن پر توبہ لازم اور تجدید اسلام ضروری

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔ کتبہ الفقیر و لادرسول محمد میاں القادری

البرکاتی الماریہی عفی عنہ رقم ۲۴۔ شعبان المکرم ۱۳۳۹ھ

(۱۰)

بیشک و شبہ اقول مذکورہ الصدر سے کامل طور پر ثابت ہو گیا ترکیبیں امور شنیعہ قبیحہ مذکورہ

مفسد اور تہکار اور مستوجب غضب جبار و قہار کے ہیں انکو توبہ کرنا ضروری انہ ہاں التوبہ

راقم آثم ابونصر محمد یعقوب عفی عنہ قادری بلا سپوری۔

(۱۱)

لاریب فیہ یہ اقوال موجب کفر و ضلال بعض مشدّد کبائر و وبال جہیم سے توبہ قائل و تجدید

واجب و لازم ہو و العلم عند اللہ و علمہ احکم و اتم العبد العاصی سراپا معاصی و الخادم للعلماء

غلام احمد شوق فریدی حنفی سنبھلی عفا عنہ الولی

(۱۲)

خاکسار کے اکثر مقامات سے اس کا مطالعہ کیا فی الواقع بعض اقوال مذکورہ تو صریح کفر ہیں

اور بنی برضالت ہوئے ہیں تو کسی قول کے شک نہیں اللہ جل شانہ قائلین اقوال

مذکورہ کو توفیق عطا فرمائے اور ایسے اقوال منہ سے قلم سے نکالنے والے اور پھر اس پر

اصرار کرنے والوں کی اللہ کسی مسلمان کو صورت نہ دکھلائے اور سب کو ان کے

شر سے محفوظ رکھے آمین اللہم آمین۔

ابو محمد محمد ویدار علی الحنفی۔

وبالختیر